SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 25, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 6.00 '0' Clock in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

قل اللھم ملک الملک توُتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشآء و
تعزمن تشاء و تذل من تشآء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔
تولج الیل فی النھار و تولج النھار فی الیل و تخرج الحی من
المیت و تخرج المیت من الحی و ترزق من تشآء بغیر حساب ۔ لا
یتخذ الموٴمنوُن الکفرین اولیآء من دون الموٴمنین و من یفعل ذلک
فلیس من اللّٰه فی شی الآ ان تتقوا منھم تقٰة و یحذ رکم اللّٰه نفسه
و الی اللّٰه المصیر۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 25, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 6.00 '0' Clock in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قل اللھم ملک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشآء و
تعزمن تشاء و تذل من تشآء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔
تولج الیل فی النھار و تولج النھار فی الیل و تخرج الحی من
المیت و تخرج المیت من الحی و ترزق من تشآء بغیر حساب ۔ لا
یتخذ المؤمنون الکفرین اولیآء من دون المؤمنین و من یفعل ذلک
فلیس من اللّٰہ فی شیء الآ ان تتقوا منھم تقٰۃ و یحذ رکم اللّٰہ نفسہ
و الی اللّٰہ المصیر۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کہو کہ اے اللہ (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق بخشتا ہے۔ مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا اس سے اللہ کا کچھ (عہد) نہیں۔ ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں)۔ اور اللہ تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ آل عمران آیات ۲۶ تا ۲۸)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! point of order.

جناب قائم مقام چیئرمین: اگر point of order سے پہلے مجھے Panel of Presiding Officers پڑھ لینے دیں۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

In pursuance of sub rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form the Panel of Presiding Officers for the 46th Session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Rukhsana Zuberi.
2. Senator Kamran Murtaza.
3. Senator Raza Muhammad Raza.

FATEHA

سینیٹر کامل علی آغا(قائد حزب اختلاف): جناب والا! میں چاہوں گا کہ سب سے پہلے واہ کینٹ میں خودکش حملے میں شہید ہونے والے بے گناہ شہریوں اور غریب مزدوروں کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں بھی اسی حوالے سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آج صبح سوات میں ہمارے ایک MPA جناب وقار صاحب کے گھر پر راکٹوں سے حملہ ہوا جس میں ان کے بھائی اقبال ' دو بھتیجے اور سات دوسرے افراد شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ ڈیرہ اسماعیل خان میں' واہ کے واقعہ سے ایک دن پہلے ایک خودکش حملہ ہوا جس کے نتیجے میں تقریباً 24 کے قریب لوگ شہید ہوئے اور واہ کینٹ میں بھی تقریباً 70 کے قریب لوگ شہید ہوئے۔ اگر دعا کی جائے تو ان سب شہیدوں کے لیے کی جائے اور اس کے ساتھ ان تمام واقعات کی مذمت بھی کی جائے۔ یہ واقعات غیر انسانی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ فاتحہ کے بعد ہوگا لیکن کچھ اس کے بارے میں اور بھی بتاتا چلوں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا چلو کہ آج کے ایجنڈے میں Law and Order کے بارے میں 6 مئی کا Commenced Resolution ہے۔ میں نے اپنی بات اس لیے مختصر کی کہ اس پر بحث کے دوران بھی بات ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی' بالکل درست ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: بہرحال ہم ان سب واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہماری طرف سے یہ بات register کی جائے کہ ہم ایسے واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہیں' جن میں بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے یہ انتہائی تشویش ناک بات ہے کہ یہ واقعات بڑھ رہے ہیں اور بڑے بڑے واقعات ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ جیسے کوئی مقابلہ ہو رہا ہے کہ پچھلے واقعے سے بعد میں ہونے والا واقعہ بڑا ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق حکومت کو توجہ بھی دینی چاہیے۔ اس پر ہمارا سخت ردعمل ہے اور ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب مذمت بھی کرتے ہیں لیکن ابھی اطلاع آئی تھی کہ ہمارے سابقہ سینیٹر، میں تو کبھی بھی سابقہ نہیں کہتا کیونکہ once a Senator is always Senator. انور درانی صاحب بھی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے بارے میں مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔ وہ سینیٹ کے ممبر رہے ہیں۔ انہیں thyroid cancer ہو گیا تھا، اس کے بارے میں مجھے ابھی سعید ہاشمی صاحب نے مطلع کیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! جہاں تک فاتحہ خوانی کا تعلق ہے، یہ بہت ضروری ہے۔ واقعی ان کا ہم پر حق ہے۔ ان کے لیے ہمیں فاتحہ خوانی کرنی چاہیے لیکن آغا صاحب نے جو بات کہی ہے، میں اس کی تائید کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ برابر آگے بڑھ رہا ہے اور اس پر صرف debate کافی نہیں ہے بلکہ اقدامات کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ policies کو review نہیں کرتے، اسباب کو ختم نہیں کرتے اور حقیقی dialogues نہیں کرتے، اس وقت تک معاملات بڑھتے چلے جائیں گے۔ خدا کے لیے ہوش کے ناخن لیجئیے اور ملک کو بچائیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صحیح بات ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب! اگر خدانخواستہ ہم نے ان چیزوں کا تدارک نہ کیا اور حالات کو نہ سنبھالا تو پھر ہم بھی اسی رو میں بہہ جائیں گے۔ واہ، اسلام آباد، یہ سب قریب قریب ہیں۔ جہاں بھی خون ناحق ہوگا، وہاں عذاب الٰہی آئے گا۔ خواہ یہ اقدام کرنے والا کوئی بھی ہو۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! فاتحہ خوانی کروا لیجئیے۔ بے گناہ لوگوں کا قتل کہیں اور بھی ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں بعد میں اس طرف بھی آ رہا ہوں۔ قادری صاحب! مہربانی کرکے آپ فاتحہ خوانی کروائیں۔

(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جیسے decide ہوا تھا، اس کے مطابق کچھ points of order لیں گے۔ جناب کامران مرتضیٰ، آغا شاہد بگٹی صاحب، ڈاکٹر مالک صاحب، اسرار اللہ زہری صاحب اور سعدیہ عباسی صاحبہ نے مل کر نوٹس دیا تھا کہ ہمارے points of order لیے جائیں۔

میرے خیال میں سعدیہ عباسی صاحبہ ابھی ہاؤس میں نہیں ہیں۔ اس لیے آپ بسم اللہ کریں۔

POINTS OF ORDER

CONTINUATION OF OPERATION IN BALOCHISTAN

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! بے گناہ انسانوں کے قتل کے حوالے سے بات چل رہی تھی۔ واہ کے حوالے سے بات چلی' ANP کے MPA کے حوالے سے بات چلی۔ ان واقعات میں مارنے والوں کا state کے ساتھ تعلق نہیں ہے یا یہ لوگ state کا کوئی organ نہیں ہیں لیکن میرے ہاں جو لوگ مارے جا رہے ہیں' ان واقعات میں مرنے والوں کا تعلق public سے ہے اور مارنے والوں کا تعلق state سے ہے۔ میں یہاں Treasury Benches پر بیٹھا ہوا ہوں لیکن اس کے باوجود میں اس کی کس کے پاس جا کر complain کروں کہ میرے علاقے میں مارنے والے کون ہیں۔ جناب والا! -----

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: یہ میرے پاس نہیں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مجھے تو اپنے قاتلوں کا پتا نہیں چل رہا ہے۔ مجھے تو گزشتہ پانچ چھ سالوں سے مارا جا رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ مجھے address کریں۔ جو واقعات وہاں ہو رہے ہیں' وہ ذرا سینیٹ کو بتائیں ' سینیٹ کو confidence میں لیں، تاکہ ان اراکین کو بھی پتا چلے کہ اللہ کے فضل سے ہم سب کا conscience ہے' ہم سب کا ضمیر ہے۔ جو بات صحیح ہے' وہ صحیح ہے اور جو بات غلط ہے' وہ غلط ہے اور ہم بات کرنا جانتے ہیں۔ آپ بسم اللہ کریں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب والا! یہاں کوئی minister نہیں' آپ کس کو سنا رہے ہیں۔ یہاں ایک minister بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہاں اٹارنی جنرل بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ سن رہے ہیں۔ اٹارنی جنرل سن رہے ہیں۔ یہاں لطیف کھوسہ صاحب ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: کھوسہ صاحب! آپ یہاں آئیں اور بیٹھیں۔ یہ بڑی اہم بات ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! یہ کتنی افسوس ناک بات ہے کہ آج اس اجلاس کا پہلا دن ہے اور یہاں اس وقت کوئی وزیر حاضر نہیں ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: آپ واک آؤٹ کریں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! میں بلوچستان کے مسئلے پر بات کرنے لگا ہوں اور یہ بہانے سے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔ یہ at least میری بات تو سن لیں۔ کم از کم میری بات تو سنی جائے۔

سینیٹر کامل علی آغا: یہاں کوئی minister نہیں ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: Ministers بالکل نہ ہوں مگر میں تو اپنے صوبے کی بات کر رہا ہوں۔ میں Treasury Benches پر بیٹھ کر اپنے صوبے کی بات کر رہا ہوں اور آپ واک آؤٹ کر رہے ہیں۔ آپ اس طرح سے معاملات کو خراب کرتے ہیں۔ آپ میری بات سنیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں سننے کے لیے تیار ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: یہ اسی طرح سے بہانے سے بھاگ جاتے ہیں۔ پہلے یہ قتل کر رہے تھے اور اب پھر یہ قتل کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بلوچستان سے تعلق رکھنے والا کوئی سینیٹر باہر نہیں جائے گا۔ اگر بلوچستان کا کوئی سینیٹر جائے گا تو وہ بلوچستان میں نہیں گھسے گا۔ یہ بلوچستان والوں سے کہہ رہا ہوں، آپ کے لیے نہیں کہہ رہا جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ہاؤس کو تھوڑا in confidence لینا چاہتا ہوں۔ میں منسٹرز کو بھی دیکھتا ہوں، کیونکہ اس وقت قومی اسمبلی کا اجلاس بھی جاری ہے۔ اس وقت

پہلے چار movers بلوچستان سے ہیں۔ وہ اس وقت جاری مسئلے کو آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں۔ آپ بسم اللہ کریں۔ آج کل میڈیا بھی منسٹر سے زیادہ effective ہے۔ بسم اللہ کریں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: میں میڈیا کے لیے یہ بات کر رہا ہوں کہ جب باجوڑ کا مسئلہ اٹھتا ہے، یہ اے این پی والا مسئلہ ہو گیا، یہ اٹھا۔ میڈیا نے اسے ہائی لائٹ کیا، لیکن بلوچستان کی خبر کو اتنا سی دیتے ہیں۔ تین چار دن سے گن شپ وہاں پر bombardment کر رہے ہیں۔ تین چار علاقوں میں جا کر کر رہے ہیں۔ میڈیا ان خبروں کو اتنا چھوٹا چھوٹا کر دیتا ہے۔ میں نے کل ٹائمز اور نیوز میں اندر کے صفحات میں جا کر دیکھا اس کو انہوں نے دیا ہوا ہے۔ جناب! گن شپ ہیلی کاپٹر فائرنگ بھی کر رہا ہے اور bombardment بھی کر رہا ہے۔ ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں، مری کے علاقے میں۔ اس والے مری میں نہیں، وہ ہمارے والے مری (بلوچستان کے علاقے میں

جناب قائم مقام چیئرمین: کوہ مری نہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جی، یہ والا مری نہیں، جہاں لوگ picnic منانے جاتے ہیں۔ پھر یہ ڈاکٹر عبد المالک کے علاقے میں، اولڈ مکران ڈویژن میں، تربت میں۔ جناب! وہاں گن شپ ہیلی کاپٹر سے فائرنگ کر کے مارا گیا ہے، bombardment سے سینکڑوں گاڑیاں جلا دی گئی ہیں، اس کے بعد وہاں raid کیا گیا ہے اور ابھی تک درجنوں کے حساب سے لوگ نکل رہے ہیں۔ آج چار دن ہو گئے ہیں، ان تین چار علاقوں میں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ ان تین چار علاقوں میں، ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں، مری ایجنسی کے علاقے میں اور اولڈ مکران ڈویژن میں، especially تربت کا علاقہ ہے۔ جناب! یہاں پر سول ایڈمنسٹریشن کو اعتماد میں نہیں لیا گیا اور وہاں پر active operation جاری ہے۔ اٹھارہ فروری کے بعد ہمارا خیال یہ تھا کہ یہاں پر آپریشن ختم ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک منٹ please۔ رضا ربانی صاحب! منسٹرز کی غیر

موجودگی کی وجہ سے، میں جانتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی کا بھی سیشن ہو رہا ہے، فاروق نائیک صاحب نیشنل اسمبلی کا سیشن چھوڑ کر آ گئے ہیں، please دوستوں کو بھیجیں کہ ان کو مطلع کریں کہ منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔ فاروق نائیک صاحب آ گئے ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن اور کچھ ساتھی walkout کر گئے ہیں۔ آپ خود ہی مطلع کر دیں۔ جی please continue

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! اٹھارہ فروری کے بعد میں سمجھتا تھا، بلوچستان سے تعلق رکھنے والے میرے تمام ساتھی یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے علاقے میں کوئی امن آئے گا، ان کے زخموں پر مرہم رکھا جائے گا۔ ایک چھوٹی موٹی کمیٹی بھی بنی تھی، جس میں میرے ساتھی ڈاکٹر بابر اعوان تھے۔ مگر کمیٹی نے سرینا ہوٹل میں سیمینار کیا اور اس کے بعد مجھے نہیں پتا کہ اس کمیٹی کا کیا ہوا اور پھر اس کے بعد آہستہ آہستہ آپریشن تیز ہوتا گیا۔ وہاں کی صوبائی حکومت کو irrelevant بنا دیا گیا ہے۔ یہ آپریشن کون کر رہا ہے؟ صوبائی حکومت سے پوچھیں تو صوبائی حکومت کو کوئی پتا نہیں ہے۔ آئی جی ایف سی وہاں پر پریس کانفرنس کرتا ہے۔ وہاں پر اس کی پریس کانفرنسیں زیادہ ہوتی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اگر ایسا ہو گا تو اس کے جواب میں ایسا ہو گا۔ جناب! کیا پاکستان کی یہ سبز کتاب اجازت دیتی ہے کہ civil administration کو اعتماد میں لیے بغیر یا اس کی direction کے بغیر آپ اس طرح سے وہاں جا کر آپریشن کریں؟ وہاں جا کر گن شپ ہیلی کاپٹروں سے حملے کریں؟ وہاں جا کر لوگوں کو بھسم کر دیں؟ جناب خدا کے واسطے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اس ایوان کا حصہ نہ رہیں۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ کل اس میں پی این پی کے لوگ بیٹھے رہیں۔ چوتھے صوبے کے لوگ یہاں پر، اس معزز ایوان میں نہ آئیں۔ جناب! اگر آپ یہ سب کچھ کرتے رہیں گے، پھر ہم ایوان میں نہیں آئیں گے۔ یہ نہیں کہ کوئی بائیکاٹ ہو گا، یہ نہیں کوئی walk out ہو گا۔ ہم اس سے مستقل چلے جائیں گے۔ ہم آپ کی جان چھوڑ دیں گے، آپ ہماری جان چھوڑ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کیسے میں آپ کی جان چھوڑوں گا؟ میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور کیسے میں آپ کو چھوڑوں گا؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! میں اور آپ ایک دوسرے کی جان نہیں چھوڑیں

گے، مگر جناب چیئرمین! آپ اپنے صوبے میں نہیں جا سکیں گے۔ آپ ان حالات میں اپنے صوبے میں نہیں جا سکیں گے ۔ کل لوگ آپ کی شکل دیکھنا بھی، میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں، لوگ میری شکل دیکھنا پسند نہیں کریں گے ۔ آپ ادھر جائیے، ہیلی کاپٹر سے فائرنگ کروائیے۔ یہاں ایک آدمی مرتا ہے تو اخبار اتنا بڑا لکھتا ہے۔ اس کے بعد لوگ چیختے بھی ہیں، فاتحہ بھی پڑھتے ہیں، ہمارے ہاں تو فاتحہ پڑھنے بھی کوئی نہیں آتا ۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ۔ اگر کوئی خبر آتی بھی ہے تو اندر کے صفحات پر ۔ کیا آپ ہم کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا نہیں چاہتے تو یہ خون مت بہائیں ۔ ہمیں آرام سے بتا دیں کہ آپ کی سرحد کہاں سے شروع ہو گی، کہاں پرختم ہو گی، ہم اپنی سرحدوں میں چلے جائیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : thank you جی۔ آپ بیٹھیں، دوسرے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے ۔ اسی سلسلے میں دو تین ہیں ۔ جو movers ہیں، میں ان کو دعوت دیتا ہوں، آغا شاہد بگٹی صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی : جناب چیئرمین صاحب! ابھی honourable member جناب کامران مرتضیٰ صاحب نے جو issue اٹھایا ہے، یہ کوئی آج یا کل کا issue نہیں ہے، یہ بہت پرانا issue ہے اور خاص طور پر جنرل مشرف کی regime میں، اس کی سربراہی میں، پچھلے دور حکومت میں جو ایک state power unleash ہوئی ہے وہاں کے بلوچوں کے خلاف، جو اپنے political rights جو اپنے economic rights کی demand کرتے تھے، اس کے نتیجے میں، ان پر state power نے توپوں کے دہانے کھول دیے۔ انہوں نے gunship ہیلی کاپٹرز کھول دیے۔ جناب! اس وقت تک، میں آج کی بات نہیں کرتا ہوں، اس وقت تک، جب نواب اکبر خان بگٹی زندہ تھے، اس وقت تک کسی نے بلوچستان کی آزادی کا نعرہ نہیں لگایا تھا۔ جموں وکشمیر میں وہ پچاس سال سے آزادی مانگ رہے تھے لیکن ہندوستانی فوج نے ان پر کبھی بھی نہ تو ان پر ہوائی بمباری کی اور نہ ہی ان کے خلاف کبھی گن شپ ہیلی کاپٹرز استعمال ہوئے۔ لیکن بلوچستان میں indiscriminate طور پر ہوائی بمباری ہوتی رہی، جو آج تک جاری

ہے۔ ہیلی کاپٹر گن شپ استعمال ہوئے، جناب! ہزاروں کی تعداد میں وہاں پر نوجوان، بوڑھوں کو اٹھا کر غائب کر دیا گیا، جو آج تک غائب ہیں۔ اس سے آپ کیا message دینا چاہتے ہیں؟ آپ یہی message دینا چاہتے ہیں جو آپ نے بنگلہ دیش کو دیا تھا؟ ۱۹۴۷ سے لے کر ۱۹۷۱ تک جو آپ لوگ بنگلہ دیش کے ساتھ سلوک کرتے رہے، آپ نے ان کو دیوار سے لگا دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دنیا کی واحد مثال ہے، جہاں majority نے کہا کہ ہم minority سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ It was the other way round عموماً majority minority سے جان چھڑاتی ہے، لیکن آپ لوگوں کے رویے سے majority نے minority سے جان چھڑائی اور اب یہ ہے کہ آپ minority کو compel کر رہے ہیں، آپ ان کو مجبور کر رہے ہیں، بلکہ اس وقت آپ نے مجبور کر دیا ہے کہ آج بلوچستان کے گلی کوچے میں، ایک کونے سے دوسرے کونے تک آزادی کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ جناب! بات یہ ہے کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ظلم بھی کریں اور امن بھی ہو، یہ دونوں چیزیں simultaneously اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ آئی جی ایف سی ایک political figure بن گئے ہیں۔ ہر دوسرے تیسرے دن وہ کوئٹہ میں، اپنے آفس میں پریس کانفرنس کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں کوئی آپریشن نہیں ہو رہا ہے۔ جب اس کی یہ خبر لگتی ہے تو اس کی تین چار کالم کی خبر لگتی ہے۔ میڈیا اس لیے اس کو flash نہیں کرتا ہے، کیونکہ باجوڑ میں it is not the state versus the people سوات میں it is not the state لیکن بلوچستان میں The state versus the people of Balochistan تو وہاں پر جب state آ جاتا ہے تو وہ شاید میڈیا کو بھی دباتی ہے، اس کو روکتی ہے کہ بلوچستان کی خبریں اخباروں اور میڈیا میں flash نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن جب IG(FC) پریس کانفرنس کرتا ہے، تین چار کالم کی خبریں لگتی ہیں، اس کے ساتھ ایک کالم کی خبر یہ بھی لگتی ہے کہ آج فلاں علاقے میں، ڈیرہ بگٹی میں کارروائی کے دوران بیس پچیس افراد ہلاک کر دیے گئے ہیں اور اس کے ساتھ چھ سیکورٹی فورسز والے بھی مارے گئے۔ مری (بلوچستان) کے ایریا میں اتنے لوگ مارے گئے۔ تو IG(FC) کس منہ سے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہاں پر کوئی آپریشن نہیں ہو رہا۔ جناب! یہاں پر ایک بات انتہائی اہم ہے جس کے لیے میں رضا ربانی صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ ملٹری آپریشن گزشتہ دور حکومت

میں مشرف کی سربراہی میں شروع ہوا تھا۔ اٹھارہ فروری کے بعد تمام لوگوں کو امید ہو چلی تھی کہ اب بلوچستان کے عوام سکھ کا سانس لیں گے لیکن چونکہ مشرف ابھی تک بیٹھا ہوا تھا' ہماری وہ امیدیں پوری نہیں ہوئیں لیکن اب جو آخری روڑا اٹکا ہوا تھا' اس کو بھی خدا نے دفع کر دیا ہے لیکن اب اگر وہی پالیسی تسلسل سے چلتی رہے گی تو ہم دو باتیں سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یا پیپلز پارٹی انتہائی بے بس ہے' Establishment پیپلز پارٹی کی پالیسی سے بالا بالا بلوچستان میں یہ کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے یا پیپلز پارٹی-----' میں نہیں چاہتا کہ میرے یہ دوسرے خدشات صحیح ثابت ہوں' یا پھر پیپلز پارٹی اس میں شامل ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you. میر اسرار اللہ صاحب۔ جنہوں نے نام دیئے ہوئے ہیں' جن کے نام میرے سامنے ہیں' میں پہلے ان کے نام لے رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وہ آ رہے ہیں' آپ کا نام بھی آ رہا ہے۔ یہ نام مجھے گیارہ بجے دیے گئے تھے۔

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جس طرح آغا شاہد صاحب اور کامران مرتضیٰ صاحب نے بات کی' جب سے بلوچستان میں یہ سلسلہ شروع ہوا ہے' اس وقت سے آپ کو' ہمیں' House کو بھی معلوم ہے لیکن اٹھارہ تاریخ کے بعد سب کو یہی امید تھی کہ اب یہ چیزیں normal اور ٹھیک ہو جائیں گی۔ اٹھارہ تاریخیں دو تھیں' ایک اٹھارہ وہ تھی جب الیکشن ہوئے' دوسری اٹھارہ وہ تھی جب سارے الزامات اور بہانے مشرف کے سر تھے کہ پرویز مشرف ہے' معاملات ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں۔ ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے اتحادی ہیں' وہ ہمیں اپنا اتحادی مانتے ہیں یا نہیں مانتے' لگتا یہی ہے کہ نہیں مانتے لیکن ہم اتحادی بنے بیٹھے ہیں' اپنے حالات' اپنی مجبوری' اپنی غربت' اپنے بلوچستان کو بچانے کے لیے کیونکہ ہمیشہ ہمیں غدار کہا گیا لیکن ہم جتنا بھی نزدیک ہو جائیں' پھر بھی ہم پر شکوک و شبہات رہیں گے۔ جناب چیئرمین! پچھلی دفعہ بھی ہم نے بات کی' سب ساتھیوں نے walk out بھی کیا' میری ذات کے ساتھ جو مسئلہ ہوا تھا' چونکہ میں پارلیمنٹ کا رکن تھا' اس لیے میرا کہنا' بولنا اور میری

چیزوں کو highlight کیا گیا، وہاں ابھی تک وہی حالات ہیں جو پہلے تھے۔ جناب! وہاں پر ایک صوبائی گورنمنٹ ہے، ایک لوکل گورنمنٹ ہے، ایک ملیشیا کی گورنمنٹ ہے۔ ملیشیا کس کے کنٹرول میں ہے، Federal Government کے کنٹرول میں ہے یا direct جنرل کیانی صاحب کے کنٹرول میں ہے، مجھے اس کا پتا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Interior کے نیچے ہے۔

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری: Interior کے پاس ہے، Interior کس کے پاس ہے؟ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پاس ہے۔ انہیں مہربانی کر کے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلوچستان کے لوگوں کی نسل کشی بند کی جائے۔ وہ بھی انسان ہیں، اگر آپ کو زمین چاہیے، زمین آپ کو نہیں ملے گی۔ بلوچ کا ایک اندھا بچہ بھی اگر زندہ ہوا تو وہ اس وقت اپنی سرزمین کسی کے حوالے نہیں کرے گا۔ جناب! آپ کوئٹہ سے لے کر کراچی تک دیکھیں، آپ کو خود اندازہ ہو گا، پہلے بھی کمیٹی کا ذکر ہوا تھا، آپ کو یاد ہو گا، وہ کمیٹی کہاں گئی؟ میرے لیے کمیٹی نہ بنائیں، ان مظلوموں کے لیے بنائیں جناب! جن کا خون ناحق ہو رہا ہے، ان مظلوم بچوں، بوڑھوں کے لیے بنائیں۔ اب تو غائب ہونے والے لوگوں کی تعداد بارہ سو سے زیادہ ہو گئی ہے۔ میں نے گورنر صاحب سے بات کی، چیف منسٹر صاحب سے بات کی۔ گورنر صاحب نے کہا چیف منسٹر کو کہہ دیں۔ جب چیف منسٹر سے بات ہوئی، میں نے کہا کہ خدا کے لیے یہ ظلم بند کریں، آپ، ہم، سب رسوا ہو رہے ہیں، گندے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ Interior کے مشیر رحمن ملک صاحب سے بات کریں گے۔ رحمن ملک صاحب کبھی کسی کو ملتے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سارا دن TV پر تو نظر آتے ہیں، اخباروں میں تو نظر آتے ہیں۔

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری: بس ان کی تصویر نظر آتی ہے، وہ نظر نہیں آتے۔ Prime Minister سے بات کریں، رحمن ملک، امریکنوں سے بات کریں، کہتے ہیں رحمن ملک۔ اب رحمن ملک ایک انسان، ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ تو خیال کرے کہ بلوچستان میں یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے۔ قتل عام کیوں ہو رہا ہے؟ اگر میرے ہاتھ میں بندوق ہو اور میں کسی ملیشیا

والے کو ماروں تو اس کا حق بنتا ہے کہ وہ مجھ پر فائر کرے لیکن ناحق لوگوں پر۔ ابھی کل، پرسوں ناصر آباد میں بمباری ہوئی ہے۔ نوشکی کی حالت آپ کے سامنے ہے، آپ کو خود اطلاع ہے۔ خضدار کی position آپ کے سامنے ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ناصر آباد، تربت کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری، جی تربت میں۔ جناب! وہ وہاں پر بمباری کر رہے ہیں۔ نہ بچہ دیکھ رہے ہیں، نہ بوڑھے کو دیکھ رہے ہیں، بس وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کو دبانا ہے۔ دبانے سے معاملات حل نہیں ہوں گے۔ جناب! خدا کے لیے، میں وہی الفاظ دہراتا ہوں کہ اگر یہ تنگ ہیں تو ہمیں 1947 والی پوزیشن پر چھوڑ دیں، ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، کوئی شوق نہیں ہے اسلام آباد میں بیٹھنے کا۔ ہمیں، ہماری سرحدیں بتا دیں کہ ہمیں کہاں رہنا ہے، کیا کرنا ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔ ذرا مختصر کریں کیونکہ بہت لمبی فہرست ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، میرے خیال میں دوستوں نے، کامران صاحب، سردار اسرار، بگٹی صاحب نے تفصیلی بات کی ہے۔ میں تو صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ کل بلوچستان میں نواب اکبر بگٹی کی شہادت کو دو سال پورے ہونے والے ہیں اور اس پس منظر میں ہم نے یہاں بہت باتیں کیں۔ میں سنجیدگی سے پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کے سامنے یہ نکتہ رکھتا ہوں کہ کیا واقعی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت بلوچستان کے مسئلے پر کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ لگ تو یہی رہا ہے۔ میرا گاؤں ناصر آباد سے پندرہ کلومیٹر پر ہے، میں نے خود دیکھا ہے کہ وہاں چار دن سے سو کے قریب گاڑیوں نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے رکھا ہے اور امریکیوں نے جو night facilities دی ہیں، وہ night میں fly کرتے ہیں اور ساری رات تربت پر چکر کاٹتے رہتے ہیں، ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ یہ تو ایک علاقے کا حال ہے۔ ڈیرہ بگٹی میں، مری علاقے میں یا کلی قمبرانی میں جو search operation شروع ہوا ہے، جس طرح آغا صاحب یا دوسرے دوستوں نے کہا کہ یا تو پاکستان پیپلز پارٹی کہے کہ نہیں ہم سے نہیں ہو سکتا تو تب بھی کوئی

بات ہے۔ ہم اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ جیسا ہم پہلے کہہ رہے تھے کہ اس ملک کی حقیقی وارث establishment ہے، یہاں کے عوام نہیں ہیں۔ اب اگر پاکستان پیپلز پارٹی نے اس بات پر بھی compromise کر لیا ہے کہ بلوچستان میں جو کچھ ہونا ہے، ہو جائے تو بھی ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے کیونکہ کہ nature کی ایک اپنی ایک Foco theory بھی موجود ہے کہ جہاں آپ action کریں گے، وہاں re-action ہوتا ہے اور جب یہ re-action بڑھے گا تو آپ کے لیے مشکل ہو گی۔ اس کے علاوہ اسی ایوان میں ہمیں رحمٰن ملک صاحب نے جو لاپتا افراد کے بارے میں کہا تھا کہ میں آپ کو رپورٹ دوں گا۔ ہمارے ایک شیردل بنگزئی صاحب کو اٹھا کر لے گئے تھے۔ اقبال ہے جو ڈیڑھ، دو سال سے لاپتا ہے، ابھی تک لوگ اور ان کی فیملی پریس کلب کے سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ ان تمام کے بارے میں ایک ہفتے میں بتاؤں گا، پتا نہیں کتنے ہفتے گزر گئے ہیں، اب تک اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ میں رضا ربانی صاحب سے سنجیدگی سے یہ demand, یہ appeal کرتا ہوں کہ اگر آپریشن بند کرنا، ان لاپتا افراد کو بازیاب کرانا، ہمارے گرفتار شدہ لوگوں کو آزاد کرنا ان دوستوں کے بس میں نہیں ہے تو آپ کہہ دیں کہ ہمارے بس میں نہیں ہے تاکہ کم از کم ہم آپ سے گلہ نہ کریں۔ ابھی تک تو ہمارا گلہ آپ سے ہے کیونکہ آپ گورنمنٹ میں ہیں۔ انہی گزارشات کے ساتھ thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: کامل آغا صاحب، اسی سلسلے میں آپ کا point of order ہے یا separate ہے؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کی باری آ رہی ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب کیونکہ پھر رضا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: جی پہلے کر لیں۔

Mr. Acting Chairman: You will have to sum it up or...

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): I will.

Mr. Acting Chairman: Ok.

دو، دو منٹ میں کر لیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: I will come to that

میں ذرا party leaders کو سن لوں۔ جی خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! اپنی بات عرض کرنے سے پہلے میں اپنے وزیر حضرات سے ایک درخواست کرنا چاہ رہا ہوں کہ پارلیمانی آداب کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ چیمبر کے اندر، House کے اندر سے کبھی گیلری میں بات چیت نہیں کی جاتی۔ یہاں اس چیز کو آپ بار بار violate کر رہے ہیں۔ آپ جاتے ہیں، وہاں اپنے سیکریٹری سے بات کرتے ہیں notes share کرتے ہیں، یہ آداب کے خلاف ہے۔ جب آپ کو بات کرنی ہو، آپ lounge میں جائیے، وہاں ان کو بلائیے، وہاں ان سے بات کیجیے۔

جناب والا! میں جو point of order اٹھانا چاہ رہا تھا، وہ کشمیر کے مسئلے پر تھا لیکن---

جناب قائم مقام چیئرمین: میرا خیال ہے بلوچستان پر پہلے بات ختم کر لیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ایک منٹ مجھے دیجیے، میں بات کر لوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Internal matter ختم ہو جائے تو پھر ہم external کو سنبھالیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں اس موضوع پر، جس پر ہمارے چار بھائیوں نے بات کی ہے، گفتگو کو اولیت دیتا ہوں اس لیے کہ خدارا! اسے محض بلوچستان کے افراد کا یا سینیٹروں کا مسئلہ نہ سمجھیے۔ یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ یہ میرا مسئلہ ہے۔ یہ اس پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔ یہ پاکستان کا مسئلہ ہے اور جو کھیل بلوچستان میں کھیلا جا رہا ہے، وہی کھیل آج وزیرستان، سوات میں بھی کھیلا جا رہا ہے اور دوسرے علاقے بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں۔ اس لیے اس خطرے کو پوری طرح محسوس کیجیے۔ میں پیپلز پارٹی کی

قیادت سے بہت صاف الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سب سے زیادہ آزمائش میں ہیں۔ ان پانچ مہینوں میں آپ نے مشرف اور بش کی پالیسیوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ جس کے نتیجے کے طور پر IG, FC ایک alternate pole of power بن کر چیلنج کر رہا ہے۔ یہ کیا صورتحال ہے؟ بلوچستان میں ایک' ایک فرد جو شہید کیا جا رہا ہے' حقیقت یہ ہے کہ آپ بغاوت کے بیج بو رہے ہیں۔ آپ ملک کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ یہ کرسیوں کا کھیل نہیں ہے' یہ مفادات کا کھیل نہیں ہے' آپ پر تاریخ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے اور ہمیں آپ سے اچھی توقعات تھیں لیکن وہ توقعات آہستہ آہستہ دم توڑ رہی ہیں۔ ابھی وقت ہے۔ میں آپ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح قوت کا بے محابہ استعمال برسر اقتدار قوتیں--- میں انہیں state نہیں کہتا ' میری نگاہ میں وہ state کے باغی ہیں' وہ state کو کمزور کر رہے ہیں اور ہم اگر ان کا ہاتھ نہیں روک سکتے تو ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم وہاں بیٹھیں۔ آپ وہاں پہنچے ہیں تو آپ ہمت کریں اور ان کا ہاتھ روکیں' ان پالیسیوں کو بدلیں' آپ اس کے بغیر ملک میں جو آگ لگی ہوئی ہے' اسے بجھا نہیں سکتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ پچھلے دور میں بھی بلوچستان کمیٹی نے بڑی دیانتداری سے' بڑی محنت سے صحیح کام کیا لیکن مشرف' Establishment اور وہ تمام لوگ جو مشرف کے سامنے اسی طرح سانس بند کئے ہوئے تھے جس طرح آج Peoples Party کئے ہوئے ہے' وہ بھی ذمہ دار ہے لیکن انہوں نے اس پوری کوشش کو frustrate کر دیا۔ خدا کے لیے اب وہی story repeat نہیں ہونی چاہیے' ہوش کے ناخن لیجیئے 'اس ملک کو بچائیے' یہ بڑا نازک وقت ہے' میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم بلوچستان کے ساتھیوں کے ساتھ ہیں۔ انشاء اللہ یہ لڑائی ہم سب مل کر لڑیں گے اور establishment کو ایک شکل دیں گے' پاکستان ہمارے ہاتھوں میں ایک امانت ہے' ہم اسے اس طریقے سے کھو نہیں سکتے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میری سارے House کے اراکین سے ایک گزارش ہے کہ آج ہم نے مغرب کے وقت adjourn کرنا ہے' prorogue نہیں' adjourn کرنا ہے' احمد علی صاحب اتنی دور سے آئے ہیں' وہ گھبرا گئے ہیں کہ میرے آنے جانے کا فائدہ کیا ہوا۔

اچھا' بات ایسی ہے کہ آج بہت سی parties کی مغرب کے بعد meetings ہیں اور آج کل بڑے سنجیدہ قسم کے affairs ہیں۔ جی' دو دو منٹ لیں' زیادہ نہ لیں' please دو دو منٹ۔ آپ کی طرف آ رہے ہیں' یہ بلوچستان کے آخری دو speakers ہو جائیں گے' عبدالرحیم مندوخیل صاحب اور میڈم پری گل ہیں۔ آپ کا معاملہ separate ہے' .that is separate عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین صاحب! ہم کدھر گئے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کی باری بھی آ رہی ہے۔ عبدالرحیم مندوخیل NAP کے پرانے senior کھلاڑی ہیں۔ جی please چلیں آپ کرلیں، بسم اللہ کریں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، حاجی عدیل صاحب کرلیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کی باری بھی آ رہی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ سارے لیڈروں کو موقع دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں proletariat کی طرف آ رہا ہوں۔ نہیں' نہیں وہ بات کرلیں۔میری لیڈری اس وقت تک ہے کہ اراکین میرے ساتھ ہیں' اراکین میرے ساتھ نہیں ہیں تو مجھے گھر چلے جانا چاہیئے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آپ مجھے بولنے کا موقع دیں۔ آپ کو کیا تکلیف ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں' نہیں حاجی عدیل! please جلدی close کریں۔ میڈم کی بات صحیح ہے' ان کی باری آ رہی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ ذرا labour کی طرف توجہ دیں' لیڈروں کی طرف کم دیکھا کریں' آپ کا نقصان ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بالکل proletariat کی طرف آ رہا ہوں۔ جی۔ All

animals are equal but some are more equal that is set.

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آج میرے بھائی نے جن کا تعلق بلوچستان سے ہے، انہوں نے ایک نہایت سلگتے ہوئے مسئلے کو پیش کیا ہے اور یہ بدنصیبی ہے کہ ایوب خان کے دور سے لے کر اس وقت تک بلوچستان کے بلوچی عوام ظلم کا شکار ہیں۔ 1958 میں جب ایوب خان نے حکومت سنبھالی تو بلوچستان پر اسی طرح کا حملہ ہوا اور پھر 1960 میں انہوں نے بلوچستان کے سرداروں کو، قومی قیادت کو قرآن بھیج کر بلایا اور اس کے نتیجے میں سات سرداروں کو پھانسی پر چڑھایا۔ ایک نواب سردار نوروز خان زہری، ان کے دادا تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، نہیں وہ درست کر لیتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل، میں آپ کو بات نہیں کرنے دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، حاجی صاحب! آپ مجھے مخاطب کریں، please.

سینیٹر حاجی محمد عدیل، میں بلوچستان کی ترقی کی بات کر رہا تھا مگر یہ میرا خیال خواتین کی طرف کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، نہیں آپ بلوچستان کی طرف دھیان دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب! یہ میری کمزوری ہے اور ہر انسان کی کمزوری ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ ظلم ایوب خان کے زمانے سے شروع ہوا اور اس کے بعد جب civil حکومت آئی تو اس نے بھی بلوچستان کے لیڈروں کے ساتھ اور بے چاری قوم کے ساتھ ظلم کیا، ان کے لیڈروں کو پکڑا، ان کی حکومتیں ختم کی گئیں۔ اس کے بعد پھر جرنیلوں کی حکومت دوبارہ آئی اور بلوچستان پر مسلسل ظلم ہو رہا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ فوج، مشرف اور جرنیل کر رہے ہیں لیکن آج تو جرنیل چلا گیا۔ آج تو ہماری قیادت یہ کہہ رہی ہے کہ فوج کی سیاست میں دلچسپی نہیں رہی ہے تو پھر بلوچستان پر یہ ظلم کون کر رہا ہے؟ آخر وہ کون لوگ ہیں؟

میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ بہت ساری کمیٹیاں بنی ہیں، بلوچستان پر پچھلے دور میں

special کمیٹیاں بھی بنی ہیں، چوہدری صاحب اور وسیم سجاد صاحب کی، میں نے اخباروں میں پڑھا ہے، آپ کی بھی کمیٹیاں بنی ہیں لیکن ان کا result نہیں آیا۔ آج صرف اس نقطے کو تلاش کرنے کے لیے کہ بلوچستان پر جو کچھ ہو رہا ہے، کیا یہ ہماری حکومت کر رہی ہے یا کوئی ایسی invisible government ہے جو یہ کام کر رہی ہے۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں جو دس دنوں کے اندر اندر یہ تحقیقات کرے کہ یہ جو ظلم ہو رہا ہے، یہ جو bombardment ہو رہی ہے، یہ جو gunship helicopters وہاں پر حملہ کر رہے ہیں، آیا یہ حکومت کے ایما پر ہے یا invisible حکومت آج بھی اس ملک میں موجود ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : Thank you. سینیٹر عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔ We will come down. رضا صاحب! ایک دو اور speakers ہیں they want to talk پھر آپ sum up کریں۔ نہیں، ایک دو نے کرنے ہیں۔ وہ آتے ہیں کیونکہ ہمارے جو senators ہیں جو proletariat ہیں، وہ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، جی۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : مہربانی جناب۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے ہمارا اس وقت جو مسئلہ ہے، بہرصورت جنگ کا مسئلہ ہے اور سب متفق ہیں کہ آگ لگی ہوئی ہے۔ کہاں کس طرح آگ لگی ہوئی ہے؟ میں اس حوالے سے عرض کروں گا کہ یہ واضح بات ہے کہ بلوچستان تمام ملک کا مسئلہ ہے ۔ پشتون، بلوچ، سندھی، پنجابی پاکستان کے component parts ہیں اور یہاں ایسا system ہونا چاہئیے کہ برابری کی بنیاد پر ہم federation میں بھی شریک ہوں اور ملک میں ہمیں اختیارات حاصل ہوں، یہی بنیادی مسئلہ ہے۔ پیپلز پارٹی کی جو نئی Government ہے یا ان کا جو اتحاد ہے، ان کی ذمہ داری ہے کیونکہ اب عوام نے ان کو vote دیا ہے کہ یہ باقاعدہ اس مسئلے کو حل کریں۔ اس میں ایک پہلو جنگ کا ہے، لوگوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اور ان پر بمباری ہو رہی ہے، حملے ہو رہے ہیں، Government کو اس کا راستہ روکنا چاہیے، اس کو serious لینا چاہیے، اگر serious نہیں لیں گے تو اس کے نتائج یقیناً برے ہوں گے۔

جناب والا! دوسرا پہلو یہ ہے کہ پختونخواہ میں باجوڑ سے وزیرستان، ڈیرہ اسماعیل خان

تک تمام لوگ متفق ہیں کہ یہاں خارجی عناصر آئے ہیں، انہوں نے اڈے بنائے ہیں، training دیتے ہیں اور اس طرح سے وہ یہاں بھی حملے کرتے ہیں۔ مثلاً واہ فیکٹری کا واقعہ ہوا ہے، ہم لوگ یہاں کہتے ہیں کہ واقعات ہو رہے ہیں، آگ لگی ہوئی ہے۔ اب کوئی یہ نشاندہی نہیں کر رہا کہ یہ آگ کہاں لگی ہوئی ہے، کس نے لگائی ہے؟ ہم نے جو policy بنانی ہے، وہ ان حقائق کو دیکھ کر بنانی ہو گی۔ جناب والا! اس پر Government متفق ہے، اس کے ادارے متفق ہیں کہ 18000 سے زیادہ خارجی عناصر کے یہاں اڈے ہیں۔ یہ کیسے sponsor ہوا، یہ بڑی detail ہے، ان کی policy ہوتی تھی کہ hit and withdraw دو دلی سے، بے دلی سے بلکہ انگریزی میں لفظ استعمال کیا جائے، connivance سے وہ sponsor ہوئے اور یہ position ہے۔ جناب والا! آج ہمارے علاقے میں حملہ ہوتا ہے، عوام مارے جاتے ہیں۔ اب دیکھیں ہمارے تمام لوگ باجوڑ سے، سوات سے، چترال سے ڈیرہ اسماعیل خان تک اپنے گھر خالی کر رہے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں وہ اپنے گھروں سے نکل رہے ہیں۔ کیوں نکل رہے ہیں؟ کیونکہ ایسے حالات بنائے گئے ہیں کہ بجائے ایک موثر ہدف بنا کے جو خارجی قوتیں ہیں، ان کے اڈے ختم کئے جائیں اور اس کے بجائے انہوں نے یہ طریقہ اپنایا ہے اور وہ محفوظ رہتے ہیں۔

میں آپ سے ابھی عرض کر رہا ہوں کہ ANP کا leader کل مارا گیا، اس کے گھر کے دس آدمی مارے گئے یعنی ہم اس کے بارے میں کہیں کہ آگ لگی ہوئی ہے، لوگ مر رہے ہیں۔ جناب والا! ہم یہ نہ بتائیں کہ کون کر رہا ہے، کہاں سے کر رہا ہے؟ ANP کے اور leaders مارے گئے، دوسری پارٹیوں کے مارے جا رہے ہیں اور واہ کی آپ کے سامنے مثال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صحیح ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: ڈیرہ اسماعیل خان کی آپ کے سامنے مثال ہے، دوسرے علاقوں کی آپ کے سامنے مثال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خان صاحب! Thank you.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بس، جناب والا! عرض یہ ہے کہ ان چیزوں کے بارے میں، ان مسائل کے بارے میں حقائق کو نظر میں رکھیں، موثر عمل کرنا چاہیے ورنہ یہ بات

clear ہے کہ آنے والا وقت مجموعی طور پر ہمارے ملک کے لیے اچھا شگون نہیں ہے جو آج واقعات ہو رہے ہیں۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ میڈم پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ لیڈروں سے ہٹ کر ذرا labour کی طرف بھی آ گئے۔ دراصل میں بلوچستان کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ میرے دوسرے colleagues بلوچستان کے بارے میں بولے۔ آپ کو پتا ہے کہ کتنے سالوں سے یہاں بلوچستان کے بارے میں رونا پیٹنا ہو رہا ہے، ہم بول بول کر تھک گئے ہیں مگر اس کے باوجود بھی آج تک کچھ نہیں ہوا۔ میں تو حیران ہوں کہ یہ بلوچستان میں آپریشن کیوں کیا جا رہا ہے۔ میں آج آپ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں؟ کیا ہم بلوچستان کے رہنے والے نہیں ہیں؟ آپ لوگوں کا کیا مقصد ہے کہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں، ہم پاکستان سے نکل جائیں۔ جیسے میرے colleagues نے کہا کہ راتوں کو helicopters پھرتے ہیں۔ یہ کیسے لوگ ہیں؟ یہ کہاں سے آ رہے ہیں، کدھر سے آ رہے ہیں، کون ہیں؟ یہ کون لوگ ہیں جو بلوچستان کو برباد کرنے کے چکروں میں ہیں؟ معصوم لوگوں کو مارا جا رہا ہے، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے، ہم لاوارثوں کے طرح زندگی گزار رہے ہیں، روزانہ دس مر گئے، پچاس مر گئے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ چھ مہینوں میں کیا ہوا؟ آپ لوگوں نے تو بڑے بڑے دعوے اور وعدے کیے کہ ہم بلوچستان کو جنت بنا دیں گے، آپ لوگوں کا وہ وعدے کہاں گیا، آپ کی وہ بلوچستان کی کمیٹی کہاں ہے؟ کدھر ہے وہ کمیٹی؟ آپ لوگوں نے کہا کہ پرانی کمیٹی نے فراڈ کیا ہے تو جو نئی کمیٹی بنی ہے وہ تو فراڈ نہیں ہے تو اس کو سامنے لاؤ۔ وہ کمیٹی بھی غائب۔ ہم بلوچستان کے لیے صرف تصویروں میں آتے ہیں، T.V پر نمائش کرتے ہیں، اس کے علاوہ یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ میں پُرزور مذمت کرتی ہوں کہ بلوچستان میں آپریشن بند کیا جائے، بند کیا جائے ورنہ ہم بلوچستان میں خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے، چھوڑیں گے نہیں۔ جس طرح میرے Senators نے کہا کہ پہلے تو

یہ کہتے تھے کہ فلاں حکومت کر رہی ہے، تو اب یہ سارے کیوں خاموش ہیں۔ یہاں پر بیٹھ کر بلوچستان کے لیے شور کرتے تھے، ہلا گلا کرتے تھے، اب وہاں چلے گئے ہیں اور بلوچستان کو بھول گئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! جب اپنی انگلی کٹتی ہے تو تب بندے کو درد ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح بات ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، دوسرے کا پورا جسم بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو کسی اور کو درد نہیں ہو گا۔ میں ان لوگوں سے درخواست کرتی ہوں کہ انہوں نے جو وعدے کیے ہیں وہ پورے کریں۔ آپ نے بلوچستان کے لیے معافی نامہ لکھ کر دیا۔ آخر وہ معافی نامہ کہاں گیا؟ آپ لوگوں نے جو دس سال، پچاس سال پہلے خون بہائے، اس کا تو آپ نے معافی نامہ دے دیا، اب پھر آپ لوگوں نے وہی شروع کر دیا۔ آپ دیکھیں کہ کتنے لوگ بلوچستان میں مرے ہیں، یہ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ جیسا کہ کامران صاحب، اسرار زہری صاحب، حاجی صاحب اور مالک صاحب نے کہا، آج میں آپ کو دل کھول کر بتا رہی ہوں کہ بلوچستان والوں کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ایک تو آپ لوگ ہمیں مار رہے ہیں، کوئی جنازہ اٹھانے والا بھی نہیں ہے۔ آپ یہ دیکھیں کے ساری رات لائٹ نہیں ہے اور اوپر سے بمباری ہے، وہاں پر روٹی اور آٹا نہیں ہے اور بمباری جاری ہے۔ آخر ہم کہاں جائیں؟ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ لوگ ہمیں پسند نہیں کرتے ہیں تو ہمارے لیے کوئی ایسی جگہ بنائیں تاکہ ہم بھی مہاجروں کی طرح بلوچستان چھوڑ کر نکل جائیں تو پھر یہ ٹھنڈے ہو جائیں گے، یہ لوگ خوش ہو جائیں گے۔ اگر ہم مہاجروں کی طرح ٹینٹوں میں رہیں گے تو کم از کم بلوچستان والوں کی جانیں تو بچ جائیں گی، ہمیں موت تو نہیں آئے گی، ہمیں کوئی ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا تو نہیں ہوگا، کوئی گولیوں سے مارنے والا تو نہیں ہو گا۔ جناب چیئرمین! ان کو تو فرصت ہی نہیں ہے۔ یہ رحمان صاحب کو دیکھیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم! دوسروں کو بھی موقع دیں، میں تو ruling دینے لگا ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ بھی بلوچستان کے ہیں، میں بلوچستان کی ہوں، میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی میں ruling دینے لگا ہوں۔ سب سے مشکل کام تو میرا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، میری بات سنیں، میں رحمان صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے بلوچستان کے بارے میں اتنے بڑے بڑے دعوے کیے۔ آپ نے کہا کہ میں بلوچستان کا ایک ایک مسئلہ حل کروں گا، کسی کو جرأت نہیں ہو گی کہ کوئی بلوچستان کی طرف آنکھ بھی اٹھا کر دیکھے۔ آج اتنی لاشیں کیوں پڑی ہیں؟ ہمارے بڑے بڑے لوگوں کو مارا گیا، کسی نے پوچھا ہی نہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کمیٹی کہاں گئی؟ اپنی کمیٹی کو جگاؤ، صرف سرینہ کے لیے کمیٹی تو نہیں بنی تھی۔ آخر میں، میں پُرزور مذمت کرتی ہوں کہ اگر انہوں نے دو تین دن یا ایک ہفتے میں بلوچستان میں آپریشن بند نہیں کیا تو پھر ہم سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ میڈم کلثوم مختصر بات کریں کیونکہ پھر اور بھی ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین، شکریہ جناب چیئرمین۔ میرے اس side سے میر اسرار زہری اور جن لوگوں نے motion move کیا ہے، میں اس کو second کرتی ہوں اور اس کی پُرزور حمایت کرتی ہوں۔ جناب! آپ کو یاد ہے کہ آپ کی سربراہی میں ہم چار دن پہلے Prime Minister صاحب سے ملے تھے اور شام کو ایک slide چلی کہ ہم پیپلزپارٹی سے deal کرنے کے لیے ملے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ سلائیڈوں کی فکر کیوں کرتی ہیں، وہ تو سب کے ساتھ مذاق کرتے رہتے ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب! ہم تو فکر نہیں کرتے مگر یہ سلائیڈ چلی کہ جمالی صاحب کی سربراہی میں ہم ملے۔ ہماری ان سے بھی یہ request تھی کہ یہ آپریشن بند کیا جائے۔

اس آپریشن میں بلوچ بھی مر رہا ہے، پٹھان بھی مر رہا ہے۔ وہاں جو رہنے والا سو سال سے آباد کار ہے وہ بھی مر رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ بھی مر رہا ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین: بلوچ پٹھان سے ڈر رہا ہے، پٹھان پنجابی سے ڈر رہا ہے۔ ہمیں خود نہیں پتا کہ کون مار رہا ہے۔ جناب چیئرمین! اس issue پر تو بات ہو گی اور انشاء اللہ آپ ruling بھی دے دیں گے۔ دوسرا issue یہ ہے کہ ہم نے بڑی محنت سے پانچ سال کے بعد بلوچستان کا کوٹہ job کے لیے بڑھایا تھا جبکہ سب پوسٹیں contract کی تھیں۔ میں آپ کے knowledge کے لیے یہ بتاؤں کہ ہمارے بلوچستان میں جو بچے لگے ہوئے تھے، بڑی سے بڑی پوسٹ سے چھوٹی سی چھوٹی پوسٹ تک ان کو OSD کر دیا گیا ہے۔ میرا اپنا بچہ وہاں پر چھ سال سے contract پر ملازم ہے، وہاں پر دوسرے صوبوں سے لوگ آ کر ملازم ہو رہے ہیں۔ مجھے یہ پتا چلا ہے کہ آدھی سے زیادہ پوسٹیں جو فیڈرل میں تھیں وہ بھی fill ہو گئی ہیں۔ جناب! ذرا اس کی انکوائری کرائیں کہ ان پر کون لوگ آئے ہیں۔ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے ایک سپاہی یا ایک نائب قاصد بھی recommend کیا ہو۔ ہم لوگوں نے یہ کوٹہ پانچ سال کی effort کے بعد لیا تھا۔ اس کی جو کمیٹی بنی تھی اسے کہا جائے اور آپ خود بھی اس پر توجہ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آپریشن اور اس job quota کے حوالے ruling دیں گے۔ ہمارے جو بچے OSD ہو گئے ہیں اور جو ان کی جگہ پر دوسرے لوگ آ گئے ہیں ان کے حوالے سے بھی ruling دیں گے۔ جناب! آپ NHA کی مثال لے لیں، وہاں پر ہمارا بلوچ بچہ GM لگا، میرا بیٹا وہیں پر لگا، اب وہ بچے OSD ہو گئے ہیں اور دوسرے بچے آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ میں notice میں لانے لگا ہوں۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب! آپ اس کو notice میں لائیں اور اس کی inquiry کرائیں کہ بغیر کسی جرم کے سزا دی جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بالکل سیاسی "اشنان" کا وقت ہے کہ جو نئی حکومت آتی ہے تو پھر سیاسی "اشنان" کرنا پڑتا ہے، پھر ان کے سامنے پیش ہو کر کارروائی

دوبارہ ہو' anyway میں بعد میں اس پر comment کروں گا۔ میڈم ریحانہ یحییٰ صاحبہ۔

Senator Rehana Yahya Baloch: Mr. Adeel! its my turn now.

I agree with Bugti sahib, when he said, this is جیسے بلوچستان پر بات ہو رہی ہے a war of the state versus the people. اب پتا نہیں کہ بلوچوں کی سزا کیا ہے مگر ان کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ اس حالت پر پہنچ گئے ہیں۔ وہاں عورتیں اپنے گھروں میں بیٹھی کھانا بنا رہی ہیں اور ان پر بم گرایا جاتا ہے۔ ہمارے جو بچے اٹھتے ہیں' کسی کے لیے آواز بلند کرتے ہیں' جو بچے آواز بلند کرتے ہیں ان کو بھی مارا جاتا ہے۔ اور تو اور sir, my own nephew ابھی شہروں میں جو missing persons ہیں ان کو لے گئے تھے۔ ابھی جو ان کو واپس لائے ہیں تو they are mentally retarded جو دو تین واقعات میرے سامنے ہوئے ہیں اور میں نے خود جا کر ان کو دیکھا ہے۔ and they just think of something which is revanche ان کو اتنی بری سزا دی گئی ہے کہ that can not think of anything except revanche وہ کہتے ہیں ہمارے ہاتھ میں بندوق ہو اور ہم اپنا بدلہ تو اس سے لے لیں جس نے ہمارے ساتھ یہ کیا ہے۔ آپ خود جانتے ہیں you are from that area کہ کتنا unsafe ہے moving around in Balochistan from one area to the other کہیں Bomb Blast ہوتے ہیں کہیں لوگ اغواء کیے جاتے ہیں۔ بچے محفوظ نہیں ہیں they are going to school اور اس کے اوپر ابھی Talbanization is also started over there this is a new threat to the people of Balochistan جو کچھ میرے colleagues نے کہا ہے میں اس کی حمایت کرتی ہوں and I request Mr. Raza Rabbani to put our word forward to the leadership who run the government کہ ذرا اس پر غور کریں اور یہ آپریشن بند کیا جائے۔ Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔ ابھی ایسے ہے رضا ربانی صاحب! ایک تو بلوچستان کا مسئلہ ہے اور فاٹا سے حافظ عبدالرشید صاحب کا ہے کیا ان دونوں کو club کریں۔ چلیں بلوچستان کو آپ پہلے کریں۔ رضا ربانی صاحب! جواب دے رہے ہیں۔ اس وقت اپوزیشن

کی طرف سے he knew what the problem was آج حکومتی بینچوں پر ہیں تو پھر he knew what the problems is.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! اچھا آپ بولیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، اگر ایسی بات ہوئی تو ہم یہاں سے بھی باہر نکل جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اللہ ایسی نوبت نہیں لائے گا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، اگر یہی کچھ کرنا ہے تو پھر تو جانا ہی ہے۔لوگوں کو مارتے جانا اور اس کے بعد نتائج یہ ہونا کہ ہم اپنے صوبے میں بھی نہ جائیں ادھر اسلام آبادی بن جائیں تو اس کا حل یہی ہوگا کہ پھر ہم اس ایوان کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ہم کو وہاں پر جانا منظور ہے، ہم کو یہاں پر آپ کا یہ forum منظور نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، I understand. ہم سب لوگ اسلام آباد میں بھی مشکل میں ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! دوسرا اس پر کوئی positive بات ہونی چاہیے، کوئی special committee ہونی چاہیے۔مجھے پتا ہے رضا بھائی ملوث نہیں ہیں، مجھے پتا ہے کہ پیپلزپارٹی ملوث نہیں ہے۔ کوئی تو جا کر یہ معلوم کرے کہ ملوث کون ہے، کامران ملوث ہے یا حاجی عدیل ملوث ہے یہ تو پتا کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کہنا چاہتے ہیں کوئی super nature is involved, some thing beyond everybody

سینیٹر کامران مرتضیٰ، پتا تو چلے کہ کون ملوث ہے۔یہ لوگوں کو کون مار رہا ہے، لوگوں پر یہ گن شپ کہاں سے آتے ہیں۔شاید افغانستان سے آتے ہوں، شاید ایران سے آتے ہوں یا سمندر پار سے آتے ہوں۔پتا تو چلے کہ یہ کہاں سے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا ربانی صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر احمد علی، جناب! مجھے بھی بولنے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ تازہ تازہ آئے ہیں امریکہ سے ۔ابھی تھوڑا صبر کریں Uncle Saam کی پالیسی بعد میں سنیں گے۔ جی رضا صاحب۔

سینیٹر احمد علی، میرا چھوٹا سا point ہے وہ سن لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بعد میں سنیں گے۔ بلوچستان کا مسئلہ close ہوجائے۔ کامل علی آغا کا بھی point ہے۔اس پر آپ بعد میں بھی بات کرسکتے ہیں۔رضا صاحب آپ اگر اجازت دیں کیوں کہ پرانے senior colleague ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! اس کو بولنے دیں۔

سینیٹر احمد علی، جناب! دیکھیں ہمارا ایک سینیئر اٹارنی جنرل بنا ہے ۔ اس کو کم از کم ہم سینیٹرز مبارکباد تو دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پہلے ہم بلوچستان کی لاشیں اور فاٹا کی لاشیں اٹھالیں پھر مبارکباد دیں گے ۔ جی رضا صاحب ۔ Please listen to the Leader of the House کیوں کہ ابھی missing persons اٹارنی جنرل ہی نے recover کرانے ہیں۔ جی بات کرلینے دیں۔ رضا صاحب کی ہم اتنی respect کرتے ہیں کہ he is like one of us always

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! بلوچستان کا issue ایک نہایت سنگین مسئلہ ہے اور مخلوط حکومت اور بالخصوص پاکستان پیپلز پارٹی اس بات کو تصور ہی نہیں کرسکتی کہ بلوچستان کے اندر آگ اور ہولی کا کھیل رچایا جاسکے اور نہ ہی ہم اس بات کو برداشت کریں گے چاہے وہ کون سی بھی قوتیں ہوں چاہے وہ ریاست کی قوتیں ہوں یا باہر کی قوتیں ہوں کہ وفاق پاکستان کے اوپر ' پاکستان کی وحدت کے اوپر ' پاکستان کی territorial integrity کے اوپرکسی بھی قسم کی آنچ آئے اور ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان پاکستان کا ایک اہم حصہ ہے ۔بلوچ عوام کی پاکستان کے لیے جدوجہد ہے اور اگر وفاق کو اکٹھے رہنا ہے تو پھر وفاق کی تمام اکائیوں کو برابر کے حقوق ملنے لازم ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں یہاں پر یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ یہ

پہلا اجلاس ہے آمر وقت جنرل مشرف کے جانے کے بعد آپ کو اس بات کا علم ہے کہ جب وہ یہاں پر موجود تھے تو اس وقت یہ مرد کا شیوہ تھا کہ اس کے منہ پر للکار کے بات کرے لیکن آج جب وہ ایوان صدر میں موجود نہیں ہے اور عوامی طاقت اور عوامی دباؤ اور پارلیمان کے دباؤ سے اس کو ہٹا دیا گیا ہے تو میں صرف اتنا کہوں گا کہ پرانی پالیسی کو درست کرنے میں تھوڑا سا وقت درکار ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اس دور کے درمیان جو شہادتیں ہوئیں جو تکالیف بلوچ عوام کو آرہی ہیں اس کے لیے ہم معذرت خواہ بھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں شرمندہ بھی ہوں لیکن بہرحال آپ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ریاست کی ایک پالیسی جو بنی ہوئی ہو Mr. Chairman! that policy which needs to be changed, heals with the great deal of pain. لیکن راستہ ہمارا درست ہے، سمت ہماری درست ہے اور اس سلسلے میں جناب چیئرمین! آپ کو علم ہے۔ آپ کی خود meetings ہوئی ہیں وزیراعظم پاکستان کے ساتھ۔ بلوچستان کے دیگر سینیٹروں کے ساتھ۔ جناب چیئرمین! آپ کی one to one meeting, Co-Chairman Pakistan Peoples Party کے ساتھ بھی ہوئی ہے اور آپ نے وہاں پر بلوچستان کے عوام کے مسائل کی جب بات کی تو آپ کو وہاں سے جو positive response ملا میں سمجھتا ہوں کہ وہ tone set کرتا ہے جو coalition government کا اپنے ایک صوبے کے لیے ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کو یہ بھی یاد ہے کہ پچھلے چند دنوں میں بلوچستان کی تمام کی تمام کابینہ اسلام آباد میں موجود تھی اور کابینہ کی ملاقات وزیراعظم کے ساتھ بھی ہوئی اور وہاں پر بھی جو ان کی financial difficulties تھیں ان کو ایک حد تک solve کرنا چاہیے۔ temporary relif دینے کی کوشش کی گئی جب کہ ملک کے اندر serious economic crises for melt down چل رہا ہے لیکن ہم پھر بھی سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کا پاکستان کے resources پر اتنا ہی حق ہے، اسلام آباد کے resources پر جتنا کسی اور صوبے کے عوام کا ہے۔ اور آپ نے دیکھا کہ وہاں سے وزیراعظم نے ایک federal grant بھی غالباً چھ بلین کی وہ بلوچستان کو وہاں پر دی گئی۔ میں یہاں پر یہ بات بھی بڑے واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں یہاں پر یہ بات میرے most learned Senator Prof. Khurshid Sahib نے کی

I would like to make it abundantly clear that the FC is functioning under the federal government. The federal government will not tolerate any other source of power in Balochistan. The only source of power in Balochistan is, the Balochistan Government and the Federal Government and let the FC and all others hear this loud and clear that this is a political government and it knows how to have the mandate of the people implemented.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین! آپ کو یہ بھی علم ہے کہ جو شکایات بلوچستان کی طرف سے FC اور ان کے چند آفیسران کے بارے میں آئیں اس کا notice وفاقی حکومت نے لیا ہے۔ یہ اس طرف گامزن ہے کہ اس کا کوئی solution نکالا جائے۔ جناب چیئرمین! میں یہ بھی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ solution زیادہ دور نہیں ہے۔

میں آپ کے توسط سے یہ بات بھی ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس مہینے کی 28 تاریخ کو Advisors بلوچستان جا رہے ہیں' وہاں کابینہ کے ساتھ ان کی law and order پر meeting ہے اور جو issues FC and concurrent power کے ہیں that are to be taken up and to be addressed. میں دعوت دیتا ہوں کہ 29 تاریخ کو بلوچستان کی اسمبلی کی تمام سیاسی جماعتیں' MNAs اور Senators وہ Advisors کی meeting میں شامل ہوں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات بھی یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور coalition حکومت Provincial Autonomy کے مسئلے پر' Presidential Elections کے فوراً بعد اس issue کو address کرے گی اور ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کو اپنے resources کے اوپر حق ہونا چاہیے اور بلوچستان کے عوام کو نہ صرف ان کا حق اس پارلیمان کے ذریعے سے بلکہ Treasury اور Opposition کے benches کے تعاون کے ذریعے سے دلائیں گے اور ان کے resources کی ownership بھی ہم ان تک پہنچائیں گے۔ جناب

چیئرمین! میں اور سارے فاضل ممبران سمجھتے ہیں کہ یہ تمام مسئلے ایک دن کے اندر حل نہیں ہو سکتے۔ جناب! ہم نے ایک سمت کا تعین کر رکھا ہے اور اس سمت میں چاہے opposition ہو، چاہے treasury bench ہو، چاہے بلوچستان سے Senators ہوں، چاہے فاٹا سے Senators ہوں، چاہے پختونخواہ سے ہوں، چاہے وہ صوبہ پنجاب یا سندھ سے ہوں ہم ان تمام elected representatives کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں تاکہ اس مسئلے کا حل مکمل طور پر نکل سکے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Yes, Hafiz Rashid Sahib. I think it is a very comprehensive answer.

میں اپنے بلوچستان کے Senators سے گزارش کروں گا کہ وہ ضرور meeting attend کریں۔ I will ask the Leader of the House and Leader of the Opposition to visit Balochistan and be part of that meeting and they should be there in Quetta to attend the meeting.

اس دوران رمضان بھی ہے، صدارتی انتخاب بھی ہے اور میرا مشورہ ہے کہ C-130 بڑی خطرناک flight ہے اس لیے اپنی flights پر جائیں۔ جی حافظ صاحب۔

سینیٹر عبدالرشید : جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ جناب! یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ تقریباً 20 دن سے باجوڑ ایجنسی میں ایک ظالمانہ، بہیمانہ اپریشن جاری ہے اور بے گناہ عوام کے قتل عام کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ بلوچستان کے ساتھیوں نے gunship helicopter کا تذکرہ کیا اور اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ باجوڑ کے عوام اس وقت gunship helicopter کا استعمال اپنے لیے غنیمت سمجھتی ہے، اس لیے کہ ان پر Jet اور F-16 طیارے کی bombardment جاری ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ اور ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس operation کے حوالے سے حکومت کے جتنے بھی زبانی دعوے ہیں اور media کے جتنے بیانات سامنے آرہے ہیں، وہ سو فیصد اصل حقائق اور اصل صورتحال کے برعکس ہیں۔ جناب والا! اگر حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ operation دہشت گردوں کے خلاف ہے، طالبان کے خلاف ہے، میرے خیال میں یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس میں کوئی حقیقت

نہیں ہے۔ 20 دن میں فوج نے جو کام سر انجام دیا ہے اس نے عملاً یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ operation دہشت گردوں کے خلاف نہیں ہے۔ یہ خالصتاً بے گناہ اور معصوم عوام کے خلاف ہے۔ اس وقت سینکڑوں بے گناہ لوگ اس operation میں مارے گئے ہیں جن میں زیادہ تر تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق اس میں پورے کے پورے خاندان تباہ ہوئے ہیں۔ کل مجھے ایک اطلاع موصول ہوئی کہ غریب مزدور آدمی کے گھر پر گولہ لگنے سے اس کا سارا خاندان تباہ ہوا ہے۔ گھر کا سربراہ وہاں نہ ہونے کی وجہ سے بچ گیا' باقی اس کے بچے' بیوی وغیرہ سب کے سب ہلاک ہوئے۔

جناب والا! میں آپ کے علم میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت باجوڑ کی کل آبادی ساڑھے دس لاکھ ہے۔ اس وقت تک چار لاکھ خاندانوں نے نقل مکانی کی ہے باقی ساڑھے چھ لاکھ بھی نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ یہ operation باجوڑ ایجنسی کے تمام areas میں جاری ہے۔ اب تمام کی تمام آبادی نقل مکانی کر رہی ہے اور مرکزی اور صوبائی حکومت کی طرف سے ان کو جو relief اور غذائی اشیاء دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ تخمیناً یہ relief پندرہ ہزار افراد کے چھ دنوں کے لیے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت باجوڑ کے تین لاکھ پچاس ہزار خاندان سڑکوں پر پڑے ہیں۔ ان کے لیے نہ کوئی دوائی کی سہولت ہے' نہ سر چھپانے کی جگہ ہے' نہ ان کے لیے خوراک' طعام اور زندگی کی دیگر سہولیات کا کوئی انتظام ہے۔

جناب والا! اس وقت آپ ٹی وی کے تمام channels پر دیکھتے ہیں کہ ہماری وہی خواتین جنہوں نے تمام زندگی ایک باپردہ اور ایک باحیا ماحول میں گزاری تھی' جن پر کسی کی نظر نہیں پڑی تھی' اس حکومت کے ظلم کی وجہ سے ان کے غمزدہ' قحط زدہ اور مصیبت زدہ چہرے media کے توسط سے دنیا کے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ حکومت کے لیے نہایت شرم کی بات ہے۔ جناب والا! اس operation اور نقل مکانی کے دوران جو رقت آمیز مناظر سامنے آئے ہیں' کوئی بھی صاحب دل انسان ان کو برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ جناب والا! اس وقت اس operation کی وجہ سے' اس بدترین صورت حال کی وجہ سے' اس ظلم و بربریت کی وجہ سے' باجوڑ کی سرزمین ایک قیامت کا منظر پیش کر رہی ہے۔ ایسے خاندان بھی ہیں کہ شوہر کو اپنی بیوی کا پتا نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے' بیوی کو شوہر کا پتا نہیں' باپ کو بیٹے کا پتا

نہیں ہے اور بیٹے کو باپ کا پتا نہیں۔ قیامت جیسا ماحول اور قیامت جیسا منظر ہے۔

جناب والا! باجوڑ کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میں آج اس floor پر حکومت سے سوال کرتا ہوں' اس بات کی وضاحت طلب کرتا ہوں کہ آپ نے باجوڑ کے معصوم لوگوں کو کیوں مارا؟ آپ نے باجوڑ کے لوگوں کو نقل مکانی پر کیوں مجبور کیا؟ آپ نے باجوڑ کا بیڑہ کیوں غرق کیا؟ یہی ہمارا سوال ہے اور اس کی وضاحت اس ایوان میں ہونی چاہیے۔ جناب والا! یا تو آپ ثابت کریں کہ آپ نے جو لوگ مارے ہیں یہ دہشت گرد تھے اور دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ اگر آپ اس بات کو ثابت کرنے میں ناکام ہیں تو پھر اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے باجوڑ کے عوام سے معافی مانگیں۔ آپریشن کو فوراً بند کریں۔ جن لوگوں نے نقل مکانی کی ہے' ان کو باوقار اور باعزت طریقے سے واپس کریں اور جن لوگوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا ہے' ان کو معقول معاوضہ دیا جائے۔ یہی میری آخری گزارش ہے اور میرا مطالبہ ہے کہ ان سوالات کے جوابات دیے جائیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. We are short of time today.

مغرب کے بعد سارے members نے اپنی پارلیمانی گروپس کی meetings میں جانا ہے۔ They are requesting that some official business.... جی رضا صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ایک منٹ please کچھ کہہ لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد : جناب چیئرمین' میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے باجوڑ کی صورت حال پر بولنے کا موقع دیا ہے۔ میرے فاضل دوست نے باجوڑ کی صورت حال آپ کے سامنے رکھی ہے۔ میں اس میں صرف یہ اضافہ کروں گا کہ باجوڑ ایجنسی کے جو قبائلی افراد ہیں' اتمان خیل اور ترکانی افراد' انہوں نے آزاد جموں وکشمیر کی آزادی میں ایک بہت ہی قابل ذکر role ادا کیا ہے۔

جناب چیئرمین' ساٹھ سال تک یہ ہماری مغربی سرحد کے نگہبان رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے Bajaur is the victim of its own geography. اس کی ایک سرحد ملی ہوئی ہے افغانستان سے اور افغانستان سے نیٹو کی افواج اور Afghan Army اور United States

کی آرمی کا یہ ظلم وستم کا نشانہ ہیں۔ جس ظالمانہ طریقے سے امریکہ نے ڈمہ ڈولہ پر بمباری کی اور بے گناہ شہریوں اور معصوم طلباء کو شہید کیا' اب بھی ہمارے ذہنوں میں تازہ ہے۔

جیسا کہ میرے فاضل دوست نے ایوان کے سامنے صورتحال پیش کی' 16 اگست تک باجوڑ ایجنسی میں مکمل امن و امان رہا۔ اس کے بعد یہ افواہ پھیلائی گئی' یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ تین ہزار کے قریب دہشت گرد باجوڑ ایجنسی میں داخل ہوئے اور گزشتہ تین چار ہفتوں میں' اس operation کے دوران نہ کسی دہشت گرد کو پکڑا گیا اور نہ اس کو قتل کیا گیا اور نہ کسی ایک دہشت گرد کی لاش کو کسی نے دیکھا۔ جناب' المیہ یہ ہے کہ الٹا مقامی آبادی پر جیٹ طیاروں اور gunship helicopters کی اور heavy artillary کی بمباری ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں بے شمار گھر مسمار ہو چکے ہیں۔ کئی ایک بستیاں مکمل طور پر تباہ ہیں اور جیسا کہ میرے دوست نے ابھی فرمایا ہے سینکڑوں افراد شہید ہو چکے ہیں۔ کوئی آسرا نہیں ہے ان کے لیے اور وہ پشاور کی طرف' مالاکنڈ کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی آپ کے سامنے عرض کردوں کہ اس وقت وہاں پر خوف کی ایک فضا چھائی ہوئی ہے۔ There is an atmosphere of terror اور اس کا اندازہ آپ اس pamphlet سے لگائیں' اس pamphlet کو helicopters اور gunship کے ذریعے سے پورے باجوڑ ایجنسی میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میرے خیال سے اس کو آپ property of the House بنا دیتے تو اچھا تھا۔۔۔۔۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد ، جی ہاں۔ جناب' اعلان میں کہا گیا ہے کہ "باجوڑ ایجنسی کے تمام roads عوام اور گاڑیوں کے لیے کھلے رہیں گے تاہم جب بھی فضا میں helicopter نظر آئے تو تمام سواریاں گاڑی سے نیچے اتر کر ہاتھ فضا میں بلند کریں گی۔ گاڑیاں درخت کے نیچے کھڑی نہ کی جائیں۔ سڑک کے درمیان کھڑی کی جائیں ورنہ خلاف ورزی کرنے والوں کو مارا جائے گا۔ حکم نمبر ۲) کوئی بھی شخص اگر مسلح نظر آئے خواہ گاڑی میں ہو یا گھر میں ہو' جہاں کہیں بھی ہو' اس کو مار دیا جائے گا۔ نمبر ۳) جو شخص بھی پیدل نظر آئے گا اگر اس نے ہوا

میں ہاتھ بلند نہ کیا، ہتھیار نہ ڈالا، surrender نہیں کیا تو اسے بھی مارنے کا حکم ہے۔ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو تو کھڑا ہو کر ہاتھ بلند کرے۔ نمبر ۴) یہ ہے کہ رات کو ہر قسم کے چلنے پھرنے پر پابندی ہوگی۔ اگر کوئی بھی شخص یا گاڑی نظر آئے تو اسے مارنے کا حکم ہے۔ منجانب حکومت پاکستان۔

جناب چیئرمین! ایک خوف کی فضا ہے اور میں آپ سے یہ بھی عرض کردوں کہ اس قسم کی ظالمانہ کارروائی انڈین آرمی نے کشمیر میں بھی نہیں کی ہے، اس قسم کی ظالمانہ کارروائی اسرائیلیوں نے فلسطین میں بھی نہیں کی ہے۔ جناب چیئرمین! اس pamphlet سے تو ایسا لگ رہا ہے کہ پاک فوج نے ہندوستان کے کسی ضلع امرتسر یا جالندھر کو فتح کیا ہے یا کشمیر کے بارہ مولا یا کپواڑہ کے ضلع کو فتح کیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر سیالکوٹ، گجرات یا لاڑکانہ میں دہشت گرد گھس آئے تو کیا آپ ان اضلاع کے ساتھ یہی سلوک کریں گے؟ آخر ان قبائل کا قصور کیا ہے؟ What is their fault, what is their harm? جس کی آپ ان کو سزا دے رہے ہیں۔ یہ اس ملک کے باسی ہیں۔ They are the citizens, they are the tax payers. مجھے یہ احساس بھی ہوا کہ 1947 میں جب انگریز بہادر یہاں سے جارہا تھا تو انگریز پولیٹیکل ایجنٹ نے ہر ایک ایجنسی میں جاکر عوام سے پوچھا تھا کہ آپ کس ملک کے ساتھ annexation کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کا نام دیا تھا۔ Why are we punishing them for being annexed with this country? آپ نے ان کو basic human rights سے کیوں محروم کیا ہے؟ جناب ایس ایم ظفر صاحب جو ہماری Human Rights Committee کے چیئرمین ہیں، میں بھی اس کا ممبر ہوں، انہوں نے Governor Secretariat کو یہاں پر بلایا اور ان سے کہا کہ یہ جو Frontier Crimes Regulation ہے this is in conflict with the basic human rights اس میں تبدیلی لائیں۔ چھ سال ہوگئے، Governor Secretariat سے کوئی جواب واپس نہیں آیا۔ Its really a shame.

جناب چیئرمین، یہ بھی میں آپ کو کہہ دوں کہ ابھی تک فاٹا میں سیاسی سرگرمیوں کی کوئی اجازت نہیں ہے۔

You cannot have a political procession; you cannot follow a political party. Political Parties' Act, 2000 has not been extended to the FATA.

کوئی بلدیاتی انتخابات وہاں پر نہیں ہوئے ہیں اور یہ جو Frontier Crimes Regulations ہیں' وہاں پر politicial agent بے تاج بادشاہ ہے - He can send anybody to jail for five years on little excuse اور پھر اپیل کرنے کی گنجائش بھی نہیں ہے- نہ ہائی کورٹ میں کوئی گنجائش ہے اور نہ سپریم کورٹ میں گنجائش ہے-

جناب چیئرمین! اگر آپ فاٹا کے علاقے باجوڑ' وزیرستان میں چلے جائیں تو ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ

Queen Victoria is still living and Lord Curzon the last most powerful Viceroy of India that is still ruling over the imperial India.

صرف ایک چیز نہیں ہے اور وہ یونین جیک ہے

minus Union Jack everything that we have inherited from the British people is there.

Mr. Acting Chairman: Thank you.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد ، جناب چیئرمین! میری آخری گزارش یہ ہے کہ اس وقت باجوڑ کے علاقے میں جو کارروائی ہو رہی ہے وہ آپ کے علم میں ہے کہ military operation جو مشرقی پاکستان میں ہوا تھا' اس operation کے نتائج بھی ہم نے دیکھے اور اگر آپ نے اس military operation کو جاری رکھا تو اس کے نتائج بھی مشرقی پاکستان سے مختلف نہیں ہوں گے

So, it is time Mr. Chairman! that the military operation should immediately be brought to a halt.

یہ بڑی زیادتی ہے ان لوگوں کے ساتھ' چار ' پانچ لاکھ کے قریب لوگ قبرستانوں' عیدگاہوں' سکولوں اور ہاسٹلوں میں بے یارومددگار پڑے ہوئے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت برسات کا

موسم ہے they are in a real trouble. So, please ہمارا مطالبہ ہے کہ اس military operation کو فوراً بند کیا جائے اور یہ مہاجرین جو دربدر پھر رہے ہیں ان کی آبادکاری کے لیے کوئی مناسب منصوبہ بندی کی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: There are so many speakers and we are running short of time. What is the sense of the House?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will take two minutes and then we will take up legislation.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Abbas Kumaily Sahib, please be brief.

سینیٹر محمد عباس کمیلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بلوچستان کے مسئلے پر گفتگو ہوئی ہے اور دونوں طرف سے ہمارے فاضل سینیٹرز نے اس پر گفتگو کی اور بلوچستان پر ایک عرصے سے گفتگو ہو رہی ہے، معلوم نہیں اب تک یہ مسائل کیوں حل نہیں ہوئے۔ یہ صدا کیوں نہیں سنی جا رہی جب کہ ایوان کے دونوں اطراف سے یہی مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

جناب والا! باجوڑ کے متعلق بھی گفتگو ہوئی لیکن مجھے افسوس ہے کہ 19 اگست کو ڈیرہ اسماعیل خان میں اتنا بڑا اہم واقعہ ہوا اس پر کسی نے روشنی نہیں ڈالی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، مندوخیل صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، ذکر ہوا ہے اور اس پر آپ نے فاتحہ پڑھانے کی بات کی لیکن اس کی تفصیل میں کوئی نہیں گیا کہ کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟ ہسپتال میں، دیکھیے! اب تک مسجدوں میں ہو رہا تھا، امام بارگاہوں میں ہو رہا تھا۔ اب یہاں پر ایک شخص کو target killing کرکے شہید کیا گیا۔ اس کی dead body، ہسپتال میں لے جائی گئی، اس کے ساتھ اس کے اعزہ و اقربا اور لواحقین گئے جب اس کے عزیز و اقربا، خون دینے کے لیے پہنچے تو ہسپتال میں بم دھماکہ ہوا، خودکش حملہ ہوا اور اس کے نتیجے میں تقریباً تیس افراد موقع پر شہید

ہو گئے اور پچاس سے زیادہ زخمی ہوئے اور ان زخمیوں کے لیے ہسپتال میں ادویات نہیں تھیں' کوئی ڈاکٹر نہیں تھا' کوئی نیوروسرجن نہیں تھا۔ دو روز تک میں چیختا رہا اور گورنر سرحد سے بھی ٹیلی فون پر رابطہ رہا لیکن ان زخمیوں کو دیگر شہروں میں پہنچایا گیا ' اب تو ہسپتال بھی محفوظ نہیں۔ پھر کیسے یہ سلسلہ چل سکتا ہے؟ کیا ہسپتالوں میں مریض علاج کے لیے نہ جائیں اور مریضوں کا علاج نہ ہو؟ اس کے بدل میں انہیں خودکش دھماکے ملیں۔

اس کے علاوہ باجوڑ کے متعلق بھی گفتگو ہوئی' یقیناً ان کے جذبات بھی وہی ہیں جو ہونے چاہئیں لیکن پارا چنار کے متعلق تو کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ پارا چنار میں کیا ہو رہا ہے ؟ اسی فلور پر میں تین مرتبہ گفتگو کر چکا ہوں۔ آج تک نوٹس نہیں لیا گیا۔ رحمٰن ملک صاحب نے یہیں سے جواب بھی دیا اور وعدہ بھی کیا کہ ہم اس کا انسداد کر رہے ہیں اور تین ' چار دنوں ہی میں جرگہ قائم ہو جائے گا اور آپ کو بھی بلایا جائے گا اور اس سے پہلے کراچی سے مجھے بلایا بھی گیا ' آٹھ روز تک یہاں بٹھایا گیا ' نتیجے میں کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔ میں اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہ رہا ہوں کہ پارا چنار میں ڈیڑھ سال سے دہشت گردی ہو رہی ہے اور لوگ محصور ہیں اور 29 جون کو جو کچھ ہوا وہ قابل سماعت ہے۔ میں تمام معزز ارکان سے گزارش کروں گا کہ اسے نوٹ کریں۔ کھانے پینے کی اشیاء وہاں ناپید تھیں' اسلام آباد اور دیگر شہروں سے چار' پانچ گنا زیادہ مہنگی اور وہ بھی ناپید' ادویات ناپید' ادویات نہ ہونے کی وجہ سے معصوم بچے ہسپتال میں مر رہے ہیں' ایک ایک دن میں چودہ' چودہ بچے ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ جناب کانوائے تیار ہو رہا تھا ' سو ٹرک تیار ہوئے' کرنل مجید ملک کی سربراہی میں یہ کانوائے چلا ہے' یہ حکومت کی ذمہ داری تھی یا نہیں ' اسے پہلے یہ بات بھی بتا دوں کہ ایک یا دو روز قبل وہاں کے Assistant Political Agent نے جیل سے بہت سارے دہشت گردوں کو رہا کیا اور ان دہشت گردوں کی یہ کارروائی ہے کہ جب یہ کانوائے چلا ہے اور سدا کے مقام کے قریب پہنچا ہے تو اس پر حملہ ہوا ہے۔ ان ٹرکوں کو آگ لگائی گئی ہے۔ چھ ڈرائیوروں کو زندہ جلایا گیا ہے۔ اور باقی گیارہ کو قید کر کے لے گئے اور انہیں ذبح کیا گیا ہے' چیئرمین صاحب! ذبح کیا گیا ہے' یہ کس کی ذمہ داری تھی' کس کی ذمہ داری میں یہ کانوائے گیا تھا؟ حکومت کی ذمہ داری میں' کرنل مجید ملک کی ذمہ داری میں۔ میں گزارش کروں گا رضا ربانی

صاحب سے ، کاکڑ صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور ابھی ابھی وزیر قانون بھی تشریف فرما تھے، ذرا وضاحت کی جائے کہ ایسا ہوا ہے یا نہیں۔ ہوا تو کیوں ہوا؟ یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ آج تک اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ کس کے رحم و کرم پر پارا چنار کے لوگوں کو چھوڑ دیا گیا ہے؟ اور اب دو روز قبل سے بجلی منقطع کر دی گئی ہے تاکہ قتل عام ہو سکے۔ ایک عرصے سے جنگ جاری ہے اور میں آپ کے توسط سے، میڈیا بھی سنے، واضح طور پر یہ اعلان کر رہا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ بے مقصد ہے ، کسی فریق کو کچھ حاصل نہیں ہو رہا بجز نقصان کے، ہرصورت میں یہ جنگ رک جانی چاہیے اور حکومت نے اب تک اس جنگ کو رکوانے کی کوئی کوشش نہیں کی، میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں، صرف زبانی دعوے ہوئے ہیں، صرف زبانی اعلانات ہوئے ہیں ، کوئی عملی کوشش نہیں کی گئی ہے، کوئی writ of the Government وہاں قائم نہیں ہے۔ خدا را! اپنے فرض کا احساس کریں اور میں مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں میں نے وہاں کے بڑے بڑے علماء سے گفتگو کر لی ہے اور وہ جنگ روکنے کو تیار ہیں ۔ دوسری طرف سے بھی جو سینیٹرز یہاں موجود ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنا عملی کردار ادا کریں اور آگے بڑھیں۔ اس کشت و خون کو رکوائیں، خدا را! رکوائیں۔ کل پرسوں بھی اخبار میں ایک بہت بڑے لیڈر کا بیان آیا ہے کہ علماء اپنا کردار ادا کریں تو ہم اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ میں ذمہ داری بھی قبول کر رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارے فاٹا کے سینیٹرز بھی آگے آئیں اور اپنا فرض ادا کریں تاکہ یہ بلا مقصد کشت و خون رکے اور مسلمان، مسلمان کو اس طرح سے ذبح نہ کریں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ وسیم سجاد صاحب۔

POINT OF ORDER

EROSION IN THE VALUE OF RUPEE AGAINST THE DOLLAR

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman! both sides of the House have expressed their discontentment and frustration with the policies of the Government regarding Balochistan and I am sure you will

take notice of it and the Government will take notice of it. What is distressing is that this show of non-confidence in the Government over their policy in Balochistan should have appeared only six months after the Government has come into office. But that is not the subject of my point of order.

Mr. Chairman! my point of order deals with the rapid erosion in the value of Rupee against the Dollar which has great and serious implications for the economy of Pakistan, for the people of Pakistan and I would say so, sir, for the security of Pakistan. I know sir, on the 18th of February 2008 when the elections took place the value of Rupee to the Dollar was about 60, 61 and this was maintained for a period of nealy 8 years. Today the Rupee is trading at 76, 77 and 78 Rupees to a Dollar. The implication of this is that the imports are going to get expensive, 15 to 20 percent increase in price of Dollar would mean that the price of what we import from abroad whether it is the petroleum products, whether it is edible oil, whether it is raw material for the industry, everything is going to increase in price with the result that there will be massive inflation in the country. Also sir, it will put heavier burden on the country in the payment of its debts. So, it is the question which requires serious consideration and what amazes me and surprises me is that the Government is showing no sensitivity, no understanding of this problem. The problem is that of the deterioration in our economic indicators, the economic indicators by this I mean the stock exchange, the Rupee and Dollar rate, the reserves in the country which are steadily

falling. Reserves sir, on the 18th of February were really 16 billion. Today these are down to 9 billion and all this started, I would say so when a representative of the Government made a statement soon after the elections that the country, the economic condition of the country was very bad and we were going into an economic crisis. And that is how the down side started and we have not yet been able to control it so far. Sir, this is very serious and it is serious for the economy of the country, serious for Pakistan and serious for the security of the country. Today sir, the position is that Pakistani Rupee as I said is about 76, 77 and 78 to the Dollar. Bangladesh Rupee is stronger, Indian rupee is 42 or 43 rupees to a Dollar. Now, this serious economic situation requires immediate action by the Government and I would recommend through you to the Government that the first step that they have to take is to bring political stability to the system. People still do not know which is the Government, does the Government include PML (N), does it not include PML (N). Who is the Government? Who is incharge? It is very necessary sir, that they should bring their house in order and give a clear picture of what the Government of Pakistan is and what is their policy?

No. 2, sir, the down side which started, and it started with the statement of the then Finance Minister. There is need to bring economic stability, bring confidence to the people, to the investors, to the industrialists and to the businessmen in the economy of Pakistan. There is today and every body knows it, massive outflow of Pakistani money to other countries especially to Dubai. Anybody with any resource is trying

to invest outside Pakistan. Whereas in the last 8 years investment was coming into Pakistan. Therefore, sir, there is need to infuse confidence, give people confidence and it is the Government's duty to take measures so that the people of Pakistan and the investors abroad feel confidence in the economy of Pakistan.

No. 3, sir, it is very necessary that now the so called problem of General Musharraf is over. Now that the pinching batch is no longer there. There should be a clear policy statement of the Government which has not yet come as to what steps are being taken by the Government to stop this economic erosion and to stop this down side in the economy of Pakistan. Sir, I thought it necessary to bring these facts into the notice of the House because this affects seriously the economy, the stability and the security of Pakistan. It is something that the Government is showing no sensitivity to it. They need to focus attention on this very important problem.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Senator Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful to the former Leader of the House and former Chairman of the Senate, I think, his point of order is well taken.

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: قائد ایوان کھڑے ہو گئے ہیں۔ ان کو پہلے سن لیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: His point is well taken sir, and during the next 2 or 3 days I will ensure that the Finance Minister is here

and he will make a clear cut policy statement in this regard. But I would like to, through you, assure the honourable Senator and the House that the Government is alive to the fact that there is a serious economic meltdown which is taking place and that it requires to be put on course. The Government is moving in that direction but as I said, I would like the Finance Minister come in the next day or two to make a comprehensive statement on that.

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے۔ وہ بھی ہے۔ پھر you will be short of time آپ پھر amendment نہیں کر سکیں گے۔ Khalid Ranjah is not around.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! میں requst کروں گا۔ جناب! میری بات سنیں۔ جناب! میں آپ کے توسط سے قائد حزب اختلاف سے request کروں گا کہ جو باقی points of order ہیں ان کو کل تک carry over کر لیں۔ یہ جو legislative business ہے اس کو اگر take up کر لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی، بسم اللہ کر لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں نے عرض کیا تھا۔ میں اس وقت بھی بات کرنا چاہ رہا تھا کہ باجوڑ کا بہت سنگین مسئلہ ہے۔

I will have all the details with me tomorrow and I will make a comprehensive statement.

جناب قائم مقام چیئرمین، کل محترمہ آپ کا point of order ہو جائے گا۔ پہلے کچھ

Leave applications, they may please be allowed as they have been requested. Now do you want to introduce the Bills now?.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جی جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کامران مرتضٰی نہیں ہیں

So, we will move to next item. Wasim Sajjad sahib, please move item No. 4.

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی تو یہ Bill move کرنا ہے۔ Then I will take the sense of the House.

BILL: AMENDMENT IN THE SPECIFIC RELIEF ACT OF 1877

Senator Wasim Sajjad: Sir, I am seeking leave to introduce a Bill to amend the Specific Relief Act of 1877 and the purpose of this Bill is; I will have to explain it later.

Mr. Acting Chairman: Now, item No.4.

Senator Wasim Sajjad: Sir, when a conflict is made for immovable property, let us say somebody wants to buy a piece of land or a piece of property and that contract is not adhere to what is called breach of contract then there are two remedies which are normally open to a person. One, he can file a suit for damages and the second is, that he can file a suit for specific performance. Specific Performance کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے زمین چاہیے یا جو معاہدہ کیا گیا ہے اسی پر عمل درآمد کیا جائے یعنی اگر زمین کا معاہدہ ہے تو زمین اس کو دی جائے، قیمت اس کو دی جائے۔ اب اس سلسلے میں یہ ایک دقت آ رہی ہے۔ دقت یہ آ رہی ہے کہ جو معاہدے ہوتے ہیں immovable property کے، ان میں عدالتوں نے ایک view لیا ہوا ہے اور کافی عرصے سے

لیا ہوا ہے کہ time is not the essence of the contract. اب یہ جو 1877 کا قانون ہے‘ اس زمانے میں زمینیں عام ملتی تھیں‘ fluctuation اتنی زیادہ نہیں ہوتی تھی تو اگر کسی نے معاہدہ کیا ہوا ہے کہ بیعانہ دے دیا ہے اور کہا کہ جی میں 30 ستمبر تک اس کی بقایا رقم ادا کر دوں گا اور وہ نہیں کرتا تو عدالتوں نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اتنی اہمیت نہیں ہے‘ کچھ دن اوپر ہوجائیں یا کچھ دن آگے پیچھے ہوجائیں تو کوئی بات نہیں ہے‘ معاہدہ پھر بھی ہو گا۔

اب اس کا اثر کیا پڑ رہا ہے۔ اثر یہ پڑ رہا ہے کہ اب قیمتیں کروڑوں میں پہنچ گئی ہیں۔ میں نے اپنے تجربے میں دیکھا ہے کہ لوگ لاکھ روپے‘ پانچ لاکھ روپے دے کر پچاس کروڑ کی زمین یا چالیس کروڑ کی زمین پھنسا دیتے ہیں اس کے بعد باقی رقم ادا نہیں کرتے اور مقدمہ کر دیتے ہیں۔ اب وہ آدمی پھنسا ہوا ہے‘ اس کی زمین پھنسی ہوئی ہے۔ اب وہ نہ ادھر جا سکتا ہے نہ ادھر جا سکتا ہے۔ جس نے پانچ لاکھ روپے دیئے ہوئے ہیں اس کو پتا ہے کہ پندرہ سال بعد فیصلہ ہو جائے گا اور میں اسی قیمت میں زمین لے لوں گا۔ لہٰذا اس لیے میں نے یہ ایک amendment move کی ہے کہ جی! اس میں دو چیزیں کی جائیں کہ ایک تو کوئی بھی immovable property کا معاہدہ ہو اس کو register کرنا چاہیے۔ نمبر دو‘ time should be the essence of the contract. یعنی اگر معاہدہ ہوا ہے کہ جی 30 ستمبر کو رقم دینی ہے تو 30 ستمبر کو رقم دے دی جائے‘ معاہدہ مکمل ہوجائے ورنہ ختم ہوجائے۔ یہ نہ ہو کہ جی ایک شخص کو پھنسا دیا جائے اور برسوں مقدمے بازی چلے اور وہ آدمی بیچارہ جس کی جائیداد ہے وہ تھوڑی بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ بھی ہوسکتی ہے‘ وہ بیچارہ پھنسا رہے۔ اس لیے میں نے یہ move کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کی حکومت کی طرف سے opposition نہیں ہو گی۔

Senator Mian Raza Rabbani: Not opposed.

Mr. Acting Chairman: Now, the Bill stands introduced and referred to the Standing Committee concerned. Now, we move on to Item No.8.

BILL: THE COUNCIL OF COMMON INTERESTS (RULES OF PROCEDURE) BILL, 2008

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I ask for leave to introduce a Bill to make Rules of Procedure for the Council of Common Interests [The Council of Common Interests (Rules of Procedure) Bill, 2008].

Senator Mian Raza Rabbani: Not opposed.

Mr. Acting Chairman: Not opposed.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I introduce the Bill to make Rules of Procedure for the Council of Common Interests [The Council of Common Interests (Rules of Procedure) Bill, 2008].

Mr. Acting Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Now, Item No. 10, Dr. Kauser Firdaus.

Bill: The Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2008

Senator Dr. Kauser Firdaus: Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2008].

Senator Mian Raza Rabbani: Not opposed.

Mr. Acting Chairman: Not opposed. Now, Item No.11.

Senator Dr. Kauser Firdaus: I introduce the Bill further to amend the Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2008].

Mr. Acting Chairman: The Bill as introduced, stands referred

to the Standing Committee concerned.

Senator Mian Raza Rabbani: , Sir, now Item Nos. 14 & 15 may be deferred and Item Nos. 16, 17, 18, 19, 22 and 23 may be taken up and Item Nos.24 and 25 may be deferred.

Mr. Acting Chairman: Item Nos. 14 & 15 stand deferred. Now, item No.16.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس پر discussion شروع ہو چکی تھی، اس میں کچھ amendments ہیں، رضا ربانی صاحب amendments move فرما دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پھر Item No.16 کرتے ہیں۔ اس میں if you want to say something.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس Bill کی رو سے میں نے تجاویز پیش کی ہیں کہ ہر روز جو پلاٹوں پر اور زمینوں پر غیر ضروری طور پر قبضے ہو جاتے تھے ان قبضوں کو روکنے کے لیے سزائیں تجویز کی ہیں کہ اگر کوئی آدمی وہاں arms لے جائے گا تو اس کو سزا زیادہ ہو اور کوئی آدمی وہاں پر ضرب پہنچائے تو اس کو سزا اور زیادہ ہو۔ اس قانون کو زیادہ سخت بنایا ہے، اس پر جناب! اعتراض نہیں ہوا تھا۔ اب you may put the question for the first reading and then be taken into consideration اور پھر آپ amendment move کریں۔

THE CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 2003

Mr. Acting Chairman: The question is that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 2003], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that Clause 2 of the Bill in the proposed Section 447, in sub-Section (3), after the word "both" occurring at the end, the following words be added, namely; "in addition to the punishment to which he may be liable under any other law for the time being enforced" and sub-Section (5) be omitted.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Accepted, sir.

Mr. Acting Chairman: So, this is not opposed. Now, I put the amendment to the House. The question is that Clause 2 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Now, Clause 2 forms part of the Bill. Now, Clause 3. The question is that Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. Now, the question is that Clause 1 relating to the Short Title and Preamble do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Clause 1, Short Title and Preamble forms part of the Bill.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Now, sir, the next Motion, that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 2003], be passed.

Mr. Acting Chairman: I put the Motion to the House.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: The Bill stands passed.

THE CODE OF CIVIL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL, 2004.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Next sir. I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Acting Chairman: The question is that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Now, move the amendment.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that in Clause 2 of the Bill in the proposed Section 24 of sub-Section (1), the following be substituted namely;

"General powers of transfer and withdrawal. - (1) On an application of any of the parties or of its motion and after notice to the parties and hearing them the High Court may in the interest of justice or on the ground of lack of jurisdiction transfer any suit, appeal or other proceeding pending in any Court subordinate to it, to another High Court for entrustment of such suit, appeal or other proceedings for trial or

disposal to the Court subordinate to that High Court and competent to try or dispose of the same.".

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Not opposed, sir.

Mr. Acting Chairman: The question is that an amendment in Clause 2 do forms part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Now, I put as amended. The question is that Clause 2 as amended do forms part of the Bill?

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Now, the question is that Clause 1 relating to the Short Title and Preamble do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Clause 1, Short Title and Preamble do form part of the Bill.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004 (now it is 2008)], be passed.

Mr. Acting Chairman: The Motion is that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2004], be passed.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: The Bill stands passed. Now, item No.22.

THE PAKISTAN INSTITUTE FOR PARLIAMENTARY SERVICES BILL, 2007.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill to provide for establishment of the Pakistan Institute for Parliamentary Services [The Pakistan Institute for Parliamentary Services Bill, 2007], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Acting Chairman: The question is that the Bill to provide for establishment of the Pakistan Institute for Parliamentary Services [The Pakistan Institute for Parliamentary Services Bill, 2007], as reported by the the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: The question is that clauses 2 to 5 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Clauses 2 to 5 do form part of the Bill. Now, there is an amendment to Clause 6. Please move the amendment.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that in Clause 6 of the Bill in sub-Clause (1) in paragraph (f) in the second column before the word "member" the word "ex-officio" be added and in paragraph (g) in the second column before the word "member" the word "ex-officio" be added.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No objection.

Mr. Acting Chairman: The question is that Clause 6 as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Clause 6 as amended forms part of the Bill. Now, the question is that Clause 7 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Clause 7 forms part of the Bill.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, there is also an amendment in Clause 6 about the Minister for Parliamentary Affairs of Government of Pakistan to be a member. He should be a Member of the Board of Directors.

Mr. Acting Chairman: Please look into this.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am sorry, there is another amendment in Clause 6. So, we will have to add to it.

Mr. Acting Chairman: We go back to Clause 6 again.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that in Sub-Clause-1 of Clause-6 after Sub-Clause-(e), the following be inserted as Sub-Clause (g) and the subsequent sub-Clauses be renumbered accordingly.

G- Minister for Parliamentary Affairs of the Government of Pakistan, member.

Mr. Acting Chairman: There is an amendment in Clause-6. The question is that Clause-6, as amended do forms part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Raza Rabbani Sahib, please move the amendment.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move an amendment in Clause-8 of the Bill. In Sub-Clause (1) the words 'such further term for terms not exceeding 3 years at one time occurring in the second and third line, the words 'another term of three years only' be substituted and in sub-Clause-2 for the words 'becomes a member by virtue of holding an office or appointment' occurring in the first line, the words ' is an ex-officio member' be substituted.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Accepted sir.

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Not opposed sir.

Mr. Acting Chairman: OK. The question is that Clause-8 as amended do forms part of the Bill.

(The motion was carried.)

Senator Mian Raza Rabbani: Now, from 9 to 11 you can put them collectively.

Mr. Acting Chairman: The question is that Clauses-9 to 11 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Please move an amendment.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir. I beg to move that in

Clause-12, Sub-Clause (a) of Clause-12 shall be substituted as under:

(a) 'the funds allocated by the Senate from its budget to the Institute which shall be one third of the total annual expenses of the institute.' I beg to move sir, that Sub-Clause (b) of Clause-12 of the Act be substituted as under:

(b) 'the funds allocated by the National Assembly from its budget to the institute which shall be two third of the total annual expenses of the institute.'

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Not opposed Sir.

Mr. Acting Chairman: Not opposed, OK. The question is that Clause-12 as amended do forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The question is that Clauses-13 to 24 do forms part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: The question is that Clause-1 relating to Short title and preamble do forms part of the Bill.

(The motion was carried.)

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I now move the next motion. I beg to move that the Bill to provide for the establishment of Pakistan Institute of Parliamentary Services, [The Pakistan Institute of Parliamentary Services Bill, 2007] be passed.

Mr. Acting Chairman: The motion is that the Bill to provide

for establishment of Pakistan Institute of Parliamentary Services, [The Pakistan Institute of Parliamentary Services Bill, 2007] be passed.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: Please move the next motion.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, that is the end, please now adjourn the House.

Mr. Acting Chairman: OK, it is an end of the game. The House is adjourned till tomorrow, the 26th August at 5.00 p.m. Insha-Allah, we will see to each other tomorrow with happy faces in some good political news. Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again on 26th August, 2008 at 5.00 p.m.]